Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
30

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6 رمضان 1433 ہجری قمری ۔ 26 وفا 1391 ہش 26 جولائی 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

ایک عورت کا حقیقی تابعدار رہنا اور کامل مسلمان ہونا اس کے لئے پہلے بھی فخر کا باعث تھا اور اب بھی ہے

دنیا میں سب سے پہلے اپنے بچے کو اس کی پیدائش سے قبل وقف کرنے والی ایک عورت ہی تھی

ارشاد سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرکزی سطح پر وقف نو بچیوں کی تعلیم و تربیت کیلئے اردو، انگریزی میں جاری ہونے والا پہلے رسالہ

مریم

کے پہلے شمارہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ﷺ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ علیہ السلام
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

لندن
22-1-12

میری عزیز واقفاتِ نو

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ یہاں لندن سے وقف نو بچیوں کے لئے ایک مرکزی رسالہ شروع کیا جارہا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور آپ سب کو اس میں لکھنے کی بھی اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اس رسالے کو اس پہلو سے ایک تاریخی حیثیت بھی حاصل ہے کہ یہ پہلا رسالہ ہے جو مرکزی سطح پر وقف نو بچیوں کے لئے جاری کیا جارہا ہے۔ وقف نو بچیوں کو وقف کی یہ تاریخ کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ دنیا میں سب سے پہلے اپنے بچے کو اس کی پیدائش سے قبل وقف کرنے والی ایک عورت ہی تھی اور جس کو اس نے جنم دیا یعنی سب سے پہلی ''واقفۂ نو'' وہ بھی ایک عورت ہی تھی جس کا نام مریم تھا۔ اس کو وقف کرنے والے والدین نے اس کی ایسی اعلیٰ تربیت کی اور اس بچی نے بھی اپنے اس مقام کو سمجھتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو ایسا نبھایا کہ عرش کے خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے قرآن کریم جیسی کتاب میں عفت و عصمت کی اس دیوی اور تقویٰ و طہارت سے زندگی بسر کرنے والی اس عورت کی زندگی کو نیکی اور تقویٰ کا اعلیٰ مقام پانے کے لئے ایک مثال کے طور پر محفوظ کر دیا۔ اس دور میں اسی سنّت کے تابع آپ کے والدین نے بھی آپ کو آپ کی پیدائش سے پہلے وقف کیا ہے اور آپ نے بڑے ہو کر خود ان کے اس عہد کی بڑے اخلاص اور وفا سے تجدید کی ہے۔ آپ کے وقف کا یہ مقام اور اعزاز کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن وقف کا یہ اعزاز تبھی آپ کے ماتھوں کا جھومر بن سکتا ہے کہ جب آپ وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی زندگی خلافت کی تابعدار بن کر گزارنی شروع کریں گی۔ اس لئے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں اور دنیا کے تمام مذاہب اور تمام تہذیبوں کی تاریخ پڑھ جائیں تو آپ جان لیں گی کہ جو عظمت اور مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے وہ کبھی کسی اور مذہب نے اُسے نہیں دیا۔

ایک عورت کا حقیقی تابعدار رہنا اور کامل مسلمان ہونا اس کے لئے پہلے بھی فخر کا باعث تھا اور اب بھی ہے۔ اسلام کے پہلے دور میں عورت نے علم و عمل کے ہر میدان میں قابل قدر اور قابل رشک کارنامے سرانجام دیئے۔ جنگ کے میدان ہوں یا عبادت و ریاضت کے، کاشتکاری کا میدان ہو یا درس و تدریس کا، تجارت ہو یا طب و جراحت، کوئی بھی ایسا علمی و عملی میدان نہیں جس میں عورتیں مردوں سے پیچھے رہی ہوں۔ تمام تر اسلامی تعلیمات کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوتے ہوئے پردے کی رعایت کے ساتھ ہزاروں مردوں کے مجمعوں سے خطابات بھی ان مسلم عورتوں نے کئے اور درس بھی دیئے۔ پھر جب انہوں نے امانت و تقویٰ اور زہد و ریاضت کے میدان میں قدم رکھا تو صالحیت اور ولایت میں بھی نام پیدا کئے۔ اور علم و عمل کا یہ جھنڈا صرف اسلام کے دورِ اوّل میں ہی نہیں اسلام کے اس دورِ ثانی میں بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں احمدی عورتوں نے ہی بلند کر رکھا ہے۔ اور اب آپ جو واقفات نو بچیاں ہیں، آپ نے بھی یہ جھنڈا علم و عمل کے ہر میدان میں اونچے سے اونچا لہرانا ہے۔ آپ نے یورپ کی مصنوعی آزادیوں اور آسائشوں کی طرف اپنے قلب و نظر کو مائل نہیں ہونے دینا کیونکہ ان کے پیچھے ایسے ہولناک اور روح فرسا مناظر ہیں کہ جو جسموں کے ساتھ ساتھ روحوں کو بھی ایک ایسی قید میں جکڑ لیتے ہیں جن سے پھر انسانیت پاتال کی اتھاہ گہرائیوں میں دفن ہوجاتی ہے حتیٰ کہ پھر نہ دنیا باقی رہتی ہے اور نہ دین۔ پس دنیا کی نِت نئی ایجادات اور ان کی Attraction میں آپ نے کبھی نہیں پڑنا بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا ہے۔ اس کے لئے آپ کی نظریں ہمیشہ آسمانوں کی طرف رہیں اور آپ کے ذہنوں اور علم و عمل کی پروازیں بھی آسمانوں کی رفعتوں کو چھونے کے عزائم لئے ہوئے ہوں۔ اور اگر آپ نے یہ بلندیاں واقعی حاصل کرنی ہیں تو اس زمانے کے امام اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے نور سے دنیا کو منور کرنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ خلیفۂ وقت کی ہدایات اور نصائح کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں کہ آج یہی تعلیمات آبِ حیات کا حکم رکھتی ہیں جو بالآخر انسان کو ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنا دیتی ہیں۔ یہی وہ زندگی بخش باتیں ہیں جو مردہ دلوں کو حیات جاودانی عطا کرتی ہیں اور زمین سے اٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچا دیتی ہیں جہاں فرشتے بھی ان سے ہمکلام ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ پس آپ کو ہمیشہ اس بات کا فہم و ادراک ہونا چاہئے کہ یہ آب حیات سوائے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے کہیں اور سے کبھی آپ کو میسر نہیں آسکتا۔ اگر آپ نے یہ نکتہ سمجھ لیا اور اس کے مطابق عمل کیا نیز بحیثیت واقفات نو اپنی زندگیوں کے مقصد کو پانے کی کوشش کی اور اس کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزاریں تو یقیناً دنیا و آخرت کی فلاح و نجات آپ کا مقدّر ہوگی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مرگئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین مہینہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کم و بیش دو درجن انبیاء کرام کا نام بیان فرمایا۔ ان مقدس گروہوں میں دو نام خصوصیت کے حامل ہیں۔ اوّل ہمارے فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوسرے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں نبیوں کو دیگر انبیاء کرام پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ ان کے نیک نمونہ اور اعمال حسنہ کو اللہ جل شانہ نے اپنی مقدس کتاب میں ''اسوہ حسنہ'' قرار دیا ہے۔ چنانچہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

(الممتحنۃ 60 آیت 5)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ تھے اسوہ حسنہ ہے۔

جس طرح قرآن کریم نے حضرت ابراہیمؑ کی مبارک زندگی کو بطور ''اسوہ حسنہ'' دنیا کے سامنے پیش کیا اُسی طرح ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور اعمال حیات کو بھی ''اسوہ حسنہ'' کے طور پر پیش کیا ہے اور فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب ۳۳۔۲۲)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

قرآن مجید میں بیان فرمودہ تمام انبیاء کرام کی سیرت وسوانح اور اعمال حیات کی اتباع کرنا ایک مومن کی شان ہے لیکن آنحضرت ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات مبارکہ کو خصوصیت سے اسوہ حسنہ قرار دینا ان دونوں انبیاء کرام کی عظمت شہرت اور مقام مرتبہ کو ظاہر کرتا ہے۔

اسوہ ابراہیمی کا سب سے اعلیٰ نمونہ مکہ جیسے بے آب و گیاہ سرزمین میں اپنے جگر گوشہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اپنی زوجہ مبارکہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو لاکر بسانا ہے۔ تا خدا کی تحمید و تقدیس بجالائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے اُن کے عزیز فرزند حضرت اسماعیلؑ کی قربانی طلب کی۔ باپ بیٹا دونوں نے اس قربانی کو پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے بندوں کی مخلصانہ ادائیں کچھ اس طرح بھائیں کہ اس موقعہ کی ہر حرکت وسکون کو ہمیشہ کیلئے قائم کردیا۔ اور اُس کو ہمیشہ دنیا میں زندہ رکھنے کیلئے پیروانِ دین حنیف پر فرض کردیا اس کا نتیجہ ہے کہ ہر سال جب حج کا مبارک مہینہ آتا ہے تو ساری دنیا سے ہزاروں پیروان اسوہ ابراہیمی پر عمل کرنے کیلئے دوڑے چلے آتے ہیں۔ اور ہر حاجی میں اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان میں سے ہر متنفس وہ سب کچھ کرتا ہے جو آج سے ہزاروں سال قبل دو مخلص بندوں نے وادی مکہ میں کیا تھا اور یہی وہ دائمی بقا تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا تھا کہ

وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (مریم ۱۹:۵۱)

ترجمہ: اور ہم نے اُنہیں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو) اپنی رحمت سے نوازا اور اُنہیں ایک بلند مرتبہ زبانِ صدق عطا کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا فرمائی تھی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (البقرہ: ۱۳۰)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور انکا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور فخر موجودات حضرت محمد ﷺ کے وجود مبارک میں معلم کتاب وحکمت وسنت کو مبعوث فرمایا۔ اور دنیا کے سامنے ''اُسوہ محمدی'' کو پیش فرمایا۔ اسوہ محمدی کا پہلا استغراق تام اُس وقت ظاہر ہوا جب ہمارے آقا کو پانے کیلئے خدا کی تلاش میں انسانوں کے بنائے ہوئے گھروں کو ترک کرکے غار حرا کے تاریک حجرے میں گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ آپؐ اس عالم میں لقائے الٰہی کی تلاش میں کئی کئی راتیں بھوکے پیاسے رہ کر محو دعا رہتے اور انسانوں کو گمراہی، باطل پرستی، سرکشی اور تمرد سے نکالنے کے لئے سربسجود رہتے تھے۔ تا آنکہ اس تنگ وتاریک غار کے اندر رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں نور قرآن کا نزول ہوا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے پیارے بندے کی اس ماہ میں کی گئی مخلصانہ عبادات، گوشہ نشینی، بھوک، پیاس اور راتوں کو جاگنا کچھ ایسا پسند آیا کہ دنیا میں اسوہ حسنہ کے طور پر اس کو ہمیشہ کیلئے زندہ رکھا۔ آپؐ راتوں کو بارگاہ الٰہی میں مشغولِ عبادت رہتے تھے پس پیروانِ اسوہ حسنہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرنے لگے۔ اور تلاوت وسماعت قرآن مجید سے وہ برکتیں تلاش کرنے لگے جو ماہ رمضان میں قرآن حکیم کے نزول سے حاصل ہوئیں۔ آپؐ اپنا گھر بار چھوڑ کر اس مقدس مہینہ میں تنہا گوشہ نشین ہوتے تھے پس ہزاروں مومنین اس راہ مقدس کی اتباع میں اعتکاف کیلئے مسجدوں میں گوشہ نشین ہونے لگے۔ آپؐ بھوکے پیاسے رہتے اور اپنے خالق حقیقی کی تلاش میں سرگرداں رہتے۔ لہٰذا مومنوں کو حکم دیا گیا کہ تم بھی بھوکے پیاسے رہو اور اُن برکتوں اور رحمتوں کے حصول کی کوشش کرو جو نبی اکرمؐ نے حاصل کیں تھیں۔

پس رمضان المبارک نزول خیر وبرکت کا عظیم مہینہ ہے جس طرح حج اسوہ ابراہیمی کی یاد ہے رمضان المبارک اسوہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم یادگار ہے۔ اس مبارک مہینہ کا ہر لمحہ اتباع نبوی ﷺ میں فنا ہونا ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ مومنین جو اس حقیقت کو سمجھ کر رمضان المبارک سے اپنے دامن کو خیر وبرکت سے بھر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوہ محمدیؐ کی حقیقی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شیخ مجاہد احمد شاستری

رمضان المبارک کا ایک بڑا فائدہ مشقت برداشت کی عادت کا پیدا ہونا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''روزوں کا ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو نیکی کیلئے مشقت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ انسان دنیا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محنت ومشقت بھی کرتا ہے۔ وہ آوارگی بھی کرتا ہے وہ ادھر اُدھر بھی پھرتا ہے وہ گپیں بھی ہانکتا ہے۔ بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے نہ اُن کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کام انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید اور بعض بہت ہی اچھے لیکن رمضان انسان کو ایک ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اُسے نیک کاموں میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں۔ یہی کھانا پینا ہونا اور جنسی تعلقات، تمدن کا اعلیٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔ مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قوی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے۔ وہ پیتا ہے۔ وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوّف کی جان کم بولنا۔ کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوّف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا آپ ہی اس میں آجاتا ہے۔ کیونکہ رات کو تہجد کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے۔ پھر کم بولنا بھی رمضان میں آجاتا ہے۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا مُنہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے پس روزہ دار کے لئے بیہودہ باتوں سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آگیا۔ گویا کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا۔ یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں۔ اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں۔ اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے۔ پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام وآسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اُس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 377-376)

بقیہ صفحہ اوّل

پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

''جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 311)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ دل وجان سے فدا ہوتے ہوئے دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۵ جون ۲۰۱۲)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مَیں خدا تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں............۔

کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حضور علیہ السلام سے وفا اور عقیدت اور محبت و اطاعت کے جذبہ سے پُر ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعہ سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 رمئی 2012ء بمطابق 25 رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15 جون 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’مَیں خدا تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار‘‘۔

فرمایا: ’’حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو‘‘۔ فرمایا کہ ’’حضرت مسیح کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی‘‘ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا)۔ فرماتے ہیں کہ...... ’’اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تأمل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخرکار بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 224-223۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے چھہترویں نشان میں فرماتے ہیں کہ: ’’براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240-239)

(یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک مخلص صحابی حضرت سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے لکھا ہے کہ) ’’میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔‘‘ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تُو نے ان دلوں کو ایسے پُرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی، یہ تیری قدرت کا نشانِ عظیم الشان ہے‘‘۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

اس وقت مَیں بعض ایسے مخلصین کی اپنی روایات پیش کروں گا جو وفا اور عقیدت اور محبت اور اطاعت کے جذبے سے پُر ہیں۔ بعض باتیں بظاہر معمولی لگتی ہیں، بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ یہ کونسی اطاعت ہے، ذرا سی معمولی بات ہے۔ لیکن ہر اطاعت کا جو واقعہ ہے اس میں ایک گہرا سبق ہے۔ اس عشق و وفا کی وجہ سے جو ان صحابہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا، کس طرح خوش دلی سے وہ آپ کی کامل اطاعت کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جو ہیں ہم سب کے لئے نمونہ بھی ہیں۔ حقیقت میں یہی سچی فرمانبرداری اور تعلق ہے جو پھر تقویٰ میں بھی ترقی کا باعث بنتا ہے اور جماعت کی اکائی اور ترقی کا بھی باعث بنتا ہے۔

حضرت فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ ریٹائرڈ پوسٹ مَین فرماتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے میری ترقی کا حکم صادر ہوا تو مَیں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ حضور میری ترقی ہو گئی ہے اور مَیں یہاں سے (اب) جا رہا ہوں، اب ٹرانسفر بھی ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو فضل الٰہی! یہاں لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے آ رہے ہیں (یعنی قادیان میں) اور تم ترقی کی خاطر یہاں سے جا رہے ہو۔ یہیں رہو، ہم تمہاری کمی پوری کر دیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حضور کے حسبِ ارشاد میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ اور پھر وہیں رہا اور مالی منفعت جو تھی اُس کو قربان کر دیا۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 315 روایات حضرت فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت مفتی فضل الرحمن صاحب فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام گورداسپور مقدمے کی تاریخوں پر تشریف لے جاتے تھے تو مجھ کو ضرور اردل میں رکھا کرتے تھے، اُس زمانے میں یکّے ہوتے تھے۔ جب آپ صبح کو روانگی کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے، میاں فضل الرحمن کہاں ہیں؟ اگر مَیں حاضر ہوتا تو بولتا ورنہ آدمی بھیج

کر مجھے گھر سے طلب فرماتے کہ جلدی آؤ۔ حضور کا یکّہ ہمیشہ مَیں ہی چلاتا۔ یکّہ بان کو حکم نہ تھا کہ چلائے۔ مَیں یکّہ بان کی جگہ بیٹھ جاتا اور میاں شادی خان صاحب مرحوم میرے آگے ساتھ بیٹھ جاتے اور یکّہ کے اندر اکیلے حضور ہی تشریف رکھتے۔ مقدمے کے دوران جب یہ سفر ہوا کرتا تھا اس دوران میں میرا دوسرا بچہ بیمار ہو گیا اور اُس کو ٹائیفائیڈ ہو گیا۔ حضور اکثر اُس کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ تاریخ مقدمہ سے ایک دن قبل میری بیوی نے کہا کہ حضور کو دعا کے لئے لکھو۔ مَیں نے کہا جبکہ آپ ہر روز دیکھنے کو تشریف لاتے ہیں تو لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر اُس نے اصرار کیا تو مَیں نے عریضہ لکھ دیا، خط لکھ کے ڈال دیا۔ حضرت نے اس پر تحریر فرمایا کہ مَیں تو دعا کروں گا پر اگر تقدیرِ مبرم ہے تو ٹل نہیں سکتی۔ یہ الفاظ پڑھ کر میرے آنسو نکل آئے۔ بیوی نے پوچھا: کیوں؟ مَیں نے کہا اب یہ بچہ ہمارے پاس نہیں رہ سکتا۔ اگر اس نے اچھا ہونا ہوتا تو آپ یہ نہ لکھتے۔ خیر دوسرے دن صبح کو روانگی تھی، سب لوگ چوک میں کھڑے تھے منتظر تھے کہ حضور برآمد ہوئے اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کی اور سیدھے میرے گھر تشریف لے آئے۔ بچے کو دیکھا، دَم کیا اور مجھے فرمایا کہ آج تم یہیں رہو۔ مَیں کل آ جاؤں گا۔ بچے کی حالت تشویشناک ہے۔ چنانچہ مَیں رہ گیا۔ حضور کے سارے سفروں میں صرف یہ ایک دن تھا کہ مَیں معیت میں نہ جا سکا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 447-446 روایات حضرت مفتی فضل الرحمان صاحبؓ)

بچے کا جو افسوس تھا وہ تو ہے لیکن ایک دن نہ جانے کا، سفر میں معیت نہ ہونے کا بھی بڑا واضح افسوس نظر آتا ہے۔ حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ولد مولوی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "زبانی حضرت میر محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ (جو اُس وقت طالبعلم تھے) سول سرجن معلوم ہوا کہ آپ جب لاہور میڈیکل کالج میں پڑھنے تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ آپ لاہور میں مکان میں اکیلے نہ رہیں بلکہ اپنے ساتھ کسی کو ضرور رکھیں۔ اس ارشاد کے ماتحت حضرت میر صاحب اکیلے کبھی کسی شہر میں (جہاں تک میں دیکھتا رہا) نہ رہے، اُس وقت بورڈنگ میڈیکل کالج کوئی نہ تھا۔ میر صاحب کرایہ کا مکان لے کر رہتے تھے"۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 217 روایات حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ)

اور پھر صرف ایک دفعہ حکم نہیں سمجھا بلکہ کہتے ہیں زندگی میں ہمیشہ جب بھی مَیں نے دیکھا، جہاں بھی رہنا پڑا، کسی نہ کسی کو ضرور ساتھ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ملک شادی خان صاحبؓ ولد امیر بخش صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ میاں جمال دین صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان میں آیا اور مسجد مبارک میں جب ہم آئے تو ظہر کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نماز کے لئے جو تشریف لائے تو میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ میرے کانوں میں مُرکیاں پڑی ہوئی تھیں (چھوٹے چھوٹے چھلے تھے) تو حضور نے فرمایا کہ "یہ مُرکیاں کیسی ہیں"، مسلمان تو نہیں ڈالتے"۔ میاں جمال دین صاحب نے کہا: حضور! دیہاتی لوگ ایسے ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مسائل سے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ فرمایا ان کو کانوں سے اُتار دو۔ تو میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے بھی کہا کہ جلدی اُتار دو کیونکہ حضرت صاحب نے حکم فرمایا ہے۔ میں نے اُسی وقت اُتار دیں۔ جب نماز عصر کے وقت نماز پڑھنے کے لئے آیا تو حضور نے فرمایا کہ "اب مسلمان معلوم ہوتا ہے"۔ اُس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی" (اُس وقت بیعت نہیں کی تھی)۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 169 روایات حضرت ملک شادی خاں صاحبؓ)

آجکل بھی بعض لڑکے فیشن میں بعض اُوٹ پٹانگ چیزیں ڈال لیتے ہیں۔ بعضوں نے گلے میں سونے کی چینیں ڈالی ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں منع ہیں۔ سونا پہننا تو ویسے ہی مردوں کے لئے منع ہے۔ یہاں کے ماحول کا بعض دفعہ اثر ہو جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض احمدی لڑکے بھی اس قسم کے فیشن کر لیتے ہیں۔

جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی ولد عبدالرحیم صاحب بھٹی فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام نے گھر میں تھوڑے سے چاول پکوائے (یعنی پلاؤ) اور حضرت کے حکم سے حضرت امّ المومنین نے اُن دنوں یہاں قادیان میں جتنے احمدی گھر تھے سب گھروں میں تھوڑے تھوڑے بھیجے۔ وہ چاول برکت کے چاول کہلاتے ہیں اور حضور کا حکم تھا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں اُن سب کو کھلائیں۔ (یعنی کہ جس جس گھر میں بھیجے تھے اُن کو کہا کہ ہر گھر والا چاول کھائے) چنانچہ کہتے ہیں۔ بڑے قاضی صاحب نے اپنے بڑے لڑکے بشیر احمد کے والد عبدالرحیم صاحب کو جو ان دنوں جمّوں میں ملازم تھے لفافے میں چند دانے کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے"۔ اب گھر کے افراد کے لئے حکم تھا کہ اُن کو یہ چاول کھلاؤ اور اس حکم کی اتنی حد تک تعمیل کی کہ کیونکہ میرا بیٹا ہے اور وہ وہاں موجود نہیں تھا تو اُس کو ایک لفافے میں کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے" اور خط میں لکھ دیا کہ اتنا کونہ جس میں چاول چپکائے ہوئے ہیں، کھا لینا"۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 350 روایات جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی)

یہ تھی اطاعت اور محبت۔ حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور آخری بار لاہور تشریف لے گئے تو میرے والد صاحب کو خط لکھ کر منگوا لیا۔ والد صاحب جب لاہور پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اُن کو کہا کہ میاں غلام رسول! تم ہمارا یہاں کیا سنوار رہے ہو، (یعنی کیوں آئے ہو تم) والد صاحب نے حضرت صاحب کا خط نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو جس نے خط لکھ کر مجھے بلایا ہے۔ پھر حضور سے ملاقات کی اور حضور کی حجامت بھی بنائی، مہندی بھی لگائی نیز خواجہ صاحب کی بات کا بھی ذکر فرما دیا۔ حضرت صاحب نے ایک پرچہ لکھ کر دیا جس پر وہ پرچہ والد صاحب نے نیچے جا کر دکھایا اور تمام لوگ خاموش ہو گئے پھر کسی نے ذکر نہیں کیا۔ پھر حضور نے یہ بھی پیار کا اظہار کیا کہ میرے والد صاحب کو پانچ روپے بھی دیئے اور فرمایا کہ آپ کو تو مَیں نے بلایا ہے، آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 42-41۔ روایات حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراحؓ)

یعنی یہ محبت کا جذبہ صحابہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اُس سے بڑھ کر سلوک فرمایا کرتے تھے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب جب قادیان آئے تو حقہ بہت پیا کرتے تھے اور چوری چوری میاں نظام الدین صاحب کے مکان پر جا کر پیا کرتے تھے۔ یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے رشتہ دار تھے لیکن بڑے سخت مخالف تھے۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا۔ فرمایا میاں حامد علی! یہ پیسے لو اور بازار سے ایک حقہ خرید لاؤ اور تمبا کو بھی لے آؤ اور جب ضرورت ہو، گھر میں پی لیا کرو۔ ان لوگوں کے پاس نہ جایا کرو۔ (کیونکہ یہ لوگ تو اسلام کے بھی منکر تھے)۔ چنانچہ وہ حقہ لائے اور پیتے رہے۔ مہمان بھی وہی حقہ پیتے تھے۔ چھ سات ماہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا میاں حامد علی! یہ حقہ اگر چھوڑ دو تو کیا اچھی بات ہے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ بہت اچھا حضور، چنانچہ انہوں نے حقہ چھوڑ دیا فوراً۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 73-72۔ روایات حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحبؓ)

پہلے بری صحبت سے بچانے کے لئے ایک عارضی ترکیب یہ کی کہ عارضی انتظام کر دیا کہ جاؤ، اپنا حقہ لے آؤ اور گھر میں پی لیا کرو۔ اور جب ایک وقت گزر گیا پھر فرمایا کہ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو صحت کے لئے بھی مضر ہے اور بد عادات میں مبتلا کر دیتی ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو تو بہتر ہے۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے کہ کیونکہ ایک دفعہ انتظام کر دیا تھا اس لئے بات جائز ہو گئی۔ سگریٹ نوشی اور یہ چیزیں جو ہیں عموماً ایسی بُری عادتیں ہیں جن کو چھوڑنا بہتر ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ یہ فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ تمبا کو وغیرہ ہوتا تو یقیناً اس سے آپ منع فرماتے۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک سیٹھ صاحب تھے، اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ جب وہ تشریف لائے تو حضرت اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! سیٹھ صاحب کی خدمت کے لئے پیرا اور میاں کرمداد کو تو مَیں نے لگایا ہوا ہے مگر وہ سیدھے سادے آدمی ہیں، اس لئے آپ بھی خیال رکھا کریں۔ پیرا کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ بازار سے اُن کے لئے اشیاء خرید لایا کرے اور چونکہ وہ تمبا کو پیتے تھے کرمداد اُن کو حقہ تازہ کر دیا کرتا تھا۔ مجھے حضور نے ان دونوں کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی ان کا بہت خیال رکھا کریں۔ بڑے معزز آدمی ہیں اور دور سے بڑی تکلیف اُٹھا کر آتے ہیں۔ سیٹھ صاحب مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں غلام حسین! ٹھنڈا پانی چاہئے۔ مَیں دوڑ کر بڑی مسجد سے اُن کے لئے تازہ پانی نکال کر لے آتا۔ اُن کا کھانا بھی اندر سے پک کر آیا کرتا تھا۔ مَیں ہی اُنہیں کھلایا کرتا تھا۔ وہ قریباً ایک ماہ سے لے کر ڈیڑھ ماہ تک رہا کرتے تھے۔ حضرت صاحب وقتاً فوقتاً خاکسار سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ سیٹھ صاحب کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مسجد میں مسکرا کر سیٹھ صاحب سے دریافت کیا کہ سیٹھ صاحب! آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! کوئی تکلیف نہیں۔ میاں غلام حسین تو پانی بھی مسجد سے لا کر دیا کرتے ہیں۔ حضرت صاحب سیٹھ صاحب کو رخصت کرنے کے لئے دارالصحت تک تشریف لے جایا کرتے تھے اور جب حضرت صاحب واپس لوٹتے تو مجھے، پیراں دتہ اور کرمداد کو بلا کر دو دو روپے ان دونوں کو اور مجھے پانچ روپیہ دیا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 90-89۔ بقیہ روایات ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ)

خدمت اور اِکرامِ ضیف مہمان کی خدمت جو ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں تو سب کرتے ہی تھے۔ ایک تو ویسے بھی حکم ہے کہ مہمان کی مہمان داری کرنی چاہئے لیکن یہاں خدمت کا ثواب کمانے کے لئے اور دوسرے محبت اور اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اور فرض بھی بن گیا تھا۔

حضرت مولوی عزیز دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

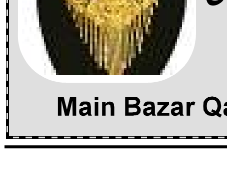

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الصلوٰۃ والسلام سے مفتی محمد صادق صاحب نے جو اُس وقت لاہور میں ملازم تھے، صبح کے وقت جانے کی اجازت مانگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا: آپ نہ جائیں، آج یہیں رہیں۔ پھر مفتی صاحب نے دوپہر کے وقت عرض کی کہ حضور! نوکری کا کام ہے۔ آج پہنچنا ضروری تھا۔ اب تو وقت بھی گزر گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: وقت کی کوئی فکر نہ کریں، آپ ابھی چلے جائیں انشاء اللہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ مفتی صاحب بٹالہ کی طرف روانہ ہوگئے اور میں بھی ان کے ساتھ بٹالہ چلا۔ وقت چار بجے کا ہوگیا۔ ان ایام میں بٹالہ سے لاہور کو دو بجے گاڑی جایا کرتی تھی۔ مایوس تو سبھی تھے مگر جب اسٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ ہے۔ چنانچہ وہ گاڑی آئی اور ہم سوار ہوکر لاہور کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ جلسہ کے ایام کی بات نہیں، بلکہ کوئی اور وقت تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 216-215۔ روایات مولوی عزیز دین صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اتوار کے دن مَیں نے حضرت صاحب سے اجازت مانگی کہ حضور! مجھے دفتر حاضر ہونا ہے۔ حضرت صاحب اکثر اجازت دے دیا کرتے تھے مگر اُس دن اجازت نہ دی۔ پیر کے دن صبح اجازت دی۔ یہاں سے گیارہ بجے گاڑی پر سوار ہوکر تین بجے لاہور پہنچے اور سیدھے ٹم ٹم میں بیٹھ کر ساڑھے تین بجے دفتر پہنچے۔ کرسی پر بیٹھے ہی تھے۔ (اب یہاں دیکھیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم اور اطاعت کی وجہ سے رُکے تھے، اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ سلوک کیا اور عجیب معجزانہ واقعہ ہوا ہے) کُرسی پر بیٹھے ہی تھے کہ دفتر کا کوئی کلرک آیا اور کہنے لگا کہ بارہ بجے آپ کو کاغذ دیئے تھے، وہ کام آپ نے کیا ہے یا نہیں۔ (حالانکہ یہ پہنچے ہی تین بجے تھے) پھر ایک افسر آیا۔ اُس نے کہا چراغ دین! گیارہ بجے جو آپ نے چھٹی دی تھی یہ اُس کا جواب ہے۔ (یعنی اُس افسر کے پاس ایسا انتظام اللہ تعالیٰ نے کیا، کوئی بھی چھٹی لے کر گیا تھا وہ سمجھے کہ چراغ دین لے کے آئے، یا بہرحال اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے کام کیا)۔ فرمانے لگے کہ دفتر کا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ مَیں دفتر میں ہی ہوں، چنانچہ چار بجے شام میں دفتر سے گھر چلا گیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 234۔ روایات میاں عبدالعزیز صاحب آف لاہور)

یہ بھی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر صحابہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا، اُس کی ایک مثال ہے۔

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ ہمارے لنگر میں ایندھن نہیں ہے۔ تم دیہات سے اوپلے خرید کر لاؤ اور آج شام تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ کل کے لئے لنگر خانے میں ایندھن نہیں ہے۔ اور چار روپے مجھے خریدنے کے لئے دیئے۔ میں وہ روپیہ لے کر سیدھا مسجد مبارک کی چھت پر چڑھ گیا اور موجودہ منار جو علیحدہ مسجد سے کھڑا ہے اُس کے قریب کھڑے ہوکر دعا کی کہ الٰہی! تیرے مسیح نے مجھے ایک کام کے لئے فرمایا ہے اور مَیں اس سے بالکل ناواقف ہوں۔ مجھے ایسی سمت بتلائی جائے جہاں سے مَیں شام تک اوپلے لے کر یہاں پہنچ جاؤں۔ مجھے منارے کے تھوڑی بلندی کے اوپر سے ایک آواز آئی، آواز سنائی دی کہ ''ریگستان ہے''۔ مَیں نے سمجھا کہ میرے پاؤں میں زخم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جانے سے روکا ہے۔ مَیں نے دوبارہ عرض کی کہ حضور! (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ) مَیں لنگڑا ہی چلا جاؤں گا لیکن تیرے مسیح کا حکم شام تک پورا ہوجائے۔ دوبارہ جواب آیا کہ یہیں آ جائے گا، کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور کہا کہ اسی طرح مسیح کے کام ہوں گے تو دنیا فتح ہوسکے گی۔ مَیں اسی جگہ بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ الٰہی! ایسا نہ ہو کہ مجھے شام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرمندہ ہونا پڑے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ میں نبی نہیں ہوں، کوئی ولی نہیں ہوں جس کے الہامات ایسے جلدی سچے نکلیں۔ مجھے کہیں جانا چاہئے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے کہ شام کو ہمارے گھر کھانا کھا لو تو وہ تردد نہیں کرتا۔ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین ہونا چاہئے۔ وہ ضرور یہاں ایندھن پہنچا دے گا۔ اس پر میں مطمئن ہوکر مسجد کی چھت پر ہی بیٹھ رہا۔ ظہر کا وقت قریب ہوا، نیچے اُترتے ہی خادمہ نے جس کے سامنے مجھے حضور نے روپیہ دیا تھا، دیکھ لیا اور کہنے لگی کہ تو ابھی تک ''بالن'' (یعنی ایندھن) لینے نہیں گیا۔ مَیں نے جی میں سوچا کہ یہ حضور کے پاس ہے، اُسے پتہ ہوگا کہ حضور کو الہامات ہوتے ہیں اور پورے بھی ہوجاتے ہیں، اُسے کہا کہ فکر کی بات نہیں، مجھے خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ بالن (یعنی ایندھن) یہیں پہنچ جائے گا۔ اس پر وہ برہم ہوکر کہنے لگی کہ تو یہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہوگا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا؟ دیکھو مَیں ابھی جا کے حضرت صاحب سے کہتی ہوں۔ (اس بات کو اُس نے اور رنگ میں لے لیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہاں پہنچ جائے گا۔ اُس نے کہا کہ نہیں جب تک الہام نہیں ہوگا نہیں جاؤں گا)۔ خیر باوجود میرے روکنے کے اُس نے جا کے حضور کو سنا دیا کہ وہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہوگا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ حضور اب ضرور مجھ سے بلا کر دریافت کریں گے تو مجھے اپنے الہام کا ذکر کرنا پڑے گا۔ ایک فقیر عاجز، بادشاہ کے سامنے کہاں کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی مالدار ہوں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو الہام ہوتے ہیں، مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ مجھے الہام ہوا ہے) اس لئے میں مسجد کی سیڑھیوں سے اُتر کر بٹالے والے دروازے کی طرف بھاگا اور پیچھے مُڑ کر دیکھا کہ کوئی مجھے بلانے والا تو نہیں آیا۔ بٹالے والے دروازے پر پہنچ کر مَیں نے قصد کیا کہ سکھواں جا کر ایندھن کی تلاش کروں اور مولوی امام الدین اور خیر الدین صاحبان سے امداد لے کر یہ کام کروں۔ تھوڑی دور چل کر مجھے پھر خیال پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ یہاں آ جائے گا، مگر میں تو اگر باہر چلا گیا تو روپیہ بھی میرے پاس ہے تو یہ کام کس طرح ہوگا؟ اس لئے میں واپس آ کر مسجد کی چھت پر پھر بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے۔ پِیراں دِتہ ایک ملازم حضرت اقدس کا جو پہاڑیہ کہلاتا تھا مجھے دیکھ کر آواز دینے لگا کہ بالن کے (یعنی ایندھن کے) گڈے پہاڑی دروازے پر آئے ہیں، چل کر خرید لو۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور اُس کے ساتھ جا کر دیکھا تو ایک گڈا اوپلوں کا تھا، باقی لکڑی تھی اور اس گڈے کے لئے بارہ شخص گاہک موجود تھے۔ اور وہ ایک دوسرے سے دو دو آنے بڑھ کر بولی دے رہے تھے اور ایک روپیہ بارہ آنے تک بولی ہوچکی تھی۔ میاں نجم الدین صاحب نے دو آنے بڑھا کر لینا چاہا، مَیں نے ایک آواز دی کہ میں دیکھ لوں کہ اس میں کتنا ایندھن ہے اور گڈے کے گرد پھر کر کہا کہ ایک روپیہ بارہ آنے سے زیادہ اس میں ایک پیسے کا ایندھن نہیں ہے (یا لکڑی اوپلے نہیں ہیں) جس کی مرضی ہو وہ خرید لے۔ یہ کہہ کر مَیں چلا آیا اور جی میں کہتا تھا کہ الٰہی! بغیر تیرے فضل کے یہ مجھے نہیں مل سکتا۔ میرے چلے آنے پر سب گاہک منتشر ہوگئے اور پیراں دتہ وہاں کھڑا رہا، جب گڈے والا حیران ہوا کہ کوئی لینے والا نہیں تو پیراں دتہ نے کہا کہ میرے ساتھ گڈا لے چلو مَیں تم کو ایک روپیہ بارہ آنے دلواؤں گا۔ گڈے والا اُس کے ساتھ ہولیا۔ مَیں اُس وقت مسجد مبارک پر دعا کر رہا تھا۔ جو مَیں نے سنا کہ پِیراں دِتہ کہتا ہے کہ گڈا آ گیا، اس کو سنبھال لیں۔ گڈا لنگر خانے میں پہنچا کر مَیں نے سوچا کہ حضرت صاحب کو اطلاع کر دی جائے کہ حکم کی تعمیل ہوگئی ہے۔ مگر دل میں پھر خیال آیا کہ یہ کیا کام ہے جس کی اطلاع دینی واجب ہوگی۔ خود خدا تعالیٰ حضرت اقدس کو بتلا دے گا۔ میرے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ صبح کو حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جب ڈھاب کی طرف سے ایک سڑک کا معائنہ کر کے جو میر صاحب نے بنوائی تھی، واپس تشریف لائے تو بطور لطیفے کے حضور نے فرمایا کہ یہاں ایک مہدی حسین آیا ہوا ہے، ہم نے اُس کو ایندھن لانے کے لئے کہا تھا مگر وہ شخص کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہیں ہوگا (جس طرح اُس عورت نے سنایا جا کے) مَیں یہ کام نہیں کروں گا۔ اس پر سب لوگ ہنس پڑے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 282 تا 287۔ روایات میر مہدی حسین صاحبؓ خادم المسیح)

لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں، کچھ اُن کی مجبوریاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ذات کا ثبوت دینا تھا۔ کس طرح ان کی دعا کی بھی قبولیت ہوئی اور سارا انتظام بھی ہوگیا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دارالامان میں ہی تھا۔ یہ غالباً 1905ء کا واقعہ ہے کہ میاں عبدالحمید خان صاحب کپورتھلوی جو خان صاحب میاں محمد خان صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ وہ میاں محمد خان صاحب جن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں خاص الفاظ میں تعریف فرمائی ہے۔ خان صاحب عبدالحمید خان نے مجھے کہا کہ آپ کپورتھلے میں چلیں اور وہاں کچھ روز ہمارے پاس بغرض درس و تدریس اور تبلیغ قیام کریں۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں درالامان میں ہی قیام رکھوں گا اور جانا پڑا تو واپس وطن کو جاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عریضہ لکھ کر آپ کے نام حکم لکھا دوں تو کیا آپ پھر بھی نہ جائیں گے۔ مَیں نے کہا پھر مَیں کیسے نہیں جاؤں گا۔ پھر تو مجھے ضرور جانا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ مولوی غلام رسول راجیکی کو ارشاد فرمایا جائے کہ وہ میرے ساتھ کپورتھلہ جائیں اور وہاں درس و تدریس اور تبلیغ کے لئے کچھ روز قیام کریں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رقعہ کے جواب میں زبانی ہی کہلا بھیجا کہ ہاں وہ جاسکتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ پھر مَیں اُن کے ساتھ کپورتھلہ گیا اور وہاں چھ مہینہ کے قریب درس و تدریس اور تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور حضور کے ارشاد سے یہ پہلا موقع تھا جو مجھے میسر آیا جس میں مَیں نے محض اسلام کی خدمت کے لئے سفر کیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 18 تا 19 روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں گورداسپور تھا۔ مغرب کا وقت تھا۔ حضور نے فرمایا کہ فیروز الدین صاحب ڈسکوی نہیں آئے۔ (کیونکہ اُن کی صبح شہادت تھی، وہ احمدی نہیں تھے مگر اخلاص رکھتے تھے)۔ پھر حضور نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص بلاؤ جو مولوی نور احمد لودھی ننگل والے کو جانتا ہو۔ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! مَیں جانتا ہوں۔ فرمایا ابھی جاؤ اور کل نو بجے سے پہلے اُن کو ساتھ لاؤ۔ مَیں رات رات پہنچا اور کچھ دیر ایک کھالی پر (پانی کا نالہ جو تھا۔ یہ زمینوں پر پانی لگانے کے لئے ہوتے ہیں) آرام کیا۔ علی الصبح گاؤں میں پہنچا۔ مولوی صاحب نماز کے بعد طالبعلم کو سبق

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

پڑھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر دور سے ہی خیریت پوچھی اور فرمایا کیسے آئے؟ مَیں نے کہا گورداسپور سے آیا ہوں۔ حضور نے بلایا ہے۔مولوی صاحب نے فوراً کتاب بند کر دی اور یہ آیت پڑھی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (انفال :25) یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بات سنو، جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ کہتے ہیں گھر بھی نہیں گئے۔ سیدھے میرے ساتھ چل پڑے اورنو بجے کے قریب ہم پہنچ گئے۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 23 روایات میاں محمد خیرالدین صاحب ولد میاں جھنڈا خاں)

حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں شہر کی گشت کی ملازمت پر تھا تو جہاں جاتا، قبور کے متعلق وہاں کے لوگوں اور مجاوروں سے سوال کرتا اور حالات معلوم کرتا اور بعض اوقات اُن کا ذکر حضرت مولانا نورالدین صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّل) سے بھی کرتا۔ ایک دفعہ مَیں محلہ خانیار (سرینگر) سے گزر رہا تھا کہ ایک قبر پر مَیں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ ’’نبی صاحب‘‘ کی ہے۔اور یہ قبر یوز آسف شہزادہ نبی اور پیغمبر صاحب کی قبر مشہور تھی۔ میں نے کہا یہاں نبی کہاں سے آیا۔ تو انہوں نے کہا یہ نبی بہت دور سے آیا تھا اور کئی سو سال قبل آیا تھا۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ اصل قبر نیچے ہے۔ اس میں ایک سوراخ تھا جس سے خوشبو آیا کرتی تھی لیکن ایک سیلاب کا پانی آنے کے بعد یہ خوشبو آنی بند ہوگئی۔ میں نے یہ تذکرہ بھی حضرت مولوی صاحب سے کیا (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے) اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا اور جب مولوی صاحب ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے تو ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جس میں حضرت مولوی صاحب بھی موجود تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (مومنون: 51) سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ایسے مقام کی طرف گئے جیسے کہ کشمیر ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے خانیار کی قبر والے واقعہ کے متعلق میری روایت بیان کی۔ حضور نے مجھے بلایا اور اس کے متعلق مجھے مزید تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر پانچ سو ساٹھ علماء سے اس قبر کے متعلق دستخط کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کئے، جسے حضور نے پسند فرمایا۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 70، 71 روایات حضرت خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جموں)

حضرت سید تاج حسین بخاری صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اقدس سیالکوٹ میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش تھے تو میں حضور کی خدمت میں بوساطت اپنے نانا جان حضرت سید امیر علی شاہ صاحب حاضر ہوا۔ حضور نے اپنی بیعت میں لیا اور فرمایا: قادیان آ کر تعلیم حاصل کرو، تم ولایت کا تاج ہو گے۔ چنانچہ میں 1906ء میں قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو گیا اور اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور کئی بار سیر میں بھی شامل ہوا۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 126 روایات سید تاج حسین صاحب بخاری بی اے، بی ٹی)

حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ کمترین 1899ء میں ریاست پٹیالہ میں محکمہ بندوبست میں ملازم ہوا اور کام پیمائش کا کرتا رہا۔ شیخ ہاشم علی سنوری گرداور قانون گو تھے۔ ہماری پڑتال کو آیا اور کام دیکھ کر بہت راضی ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ تمہارے سے قادیان کتنی دور ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تیس کوس ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خادم ہوں۔ مَیں نے جواب دیا (یعنی اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے ناں تو ان کا لہجہ کیا تھا) کہ ایک مرزا صاحب چوہڑوں کا پیر ہے۔ ایک عیسیٰ بن گیا۔ (نعوذ باللہ) اور دولت اکٹھی کر رہے ہیں۔ چند روز گزرے تو موضع ہٹ میں ایک بزرگ ولی اللہ کی مزار دیرینہ ہے (پرانا مزار ہے) جس کا نام فتح علی شاہ ہے۔ میری خواب میں اس بزرگ کی مزار میں جنابِ مسیح موعود آئے۔ مَیں نے مسیح موعود کو لوئی بچھا دی۔ حضرت صاحب اوپر بیٹھ گئے۔ مَیں اُن کی خدمت میں حاضر رہا (یہ اپنی خواب کا ذکر کر رہے ہیں) اور خدمت کرتا رہا۔ ایک ماہ لگا تار یہی حالت رہی۔ اس کے بعد میری خواب میں شاہ فتح علی صاحب مزار والے آئے اور فرمایا کہ امامِ وقت پیدا ہو گیا قادیان میں۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا غلام احمد! اس بزرگ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمد صاحب۔ میں ایسا خواب خیال سمجھ کر چُپ رہا۔ تھوڑے دنوں کے بعد میری خواب والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں قادیان گئے اور کیوں نہیں بیعت کی۔ جلدی جا کر بیعت کرو۔ میں ارادہ مستقل کر کے رخصت لے کر گھر آیا۔ کچھ خانگی معاملات کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی کہ وہی ولی اللہ پھر خواب میں ملے کہ ہم نے تم کو گھر بیٹھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ تم جلد ہی قادیان جا کر بیعت کر لو۔ اس دن کمترین گھر سے روانہ ہو کر موضع راسگو میں رات جا رہا۔ (وہاں ٹھہرے) اُس جگہ میرے رشتہ دار تھے۔ انہوں نے کہا: ماہ پوہ کے بعد چلیں گے۔ مَیں نے اُن کی بات کو مان لیا۔ رات کو مجھے خواب میں شاہ فتح علی صاحب ملے اور فرمایا۔ پندرہ کوس آ گئے ہو اور سترہ کوس باقی ہے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کونسا تم کو خوف ہے۔ پھر صبح کو روانہ ہوا۔ قادیان میں پہنچ گیا۔ جناب مسیح موعود علیہ السلام صاحب جنوب کی طرف بہت سے آدمیوں کے درمیان سیر کو گئے تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ لوگ جنگل میں کیوں جمع ہو گئے۔ لوگوں نے بتلایا کہ مرزا صاحب سیر کو جا رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ جاتے ہیں۔ مَیں اُن لوگوں کے ساتھ ہو کر جا ملا اور جا کر حضرت صاحب کے ساتھ السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا۔ مرزا صاحب نے مجھے فرمایا کہ کس جگہ سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ضلع ہوشیار پور اور موضع میٹیانہ سے آیا ہوں۔ فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: سوہنے خان۔ فرمایا تم وہی سوہنے خان ہو، خوابوں والے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بتا دیا تھا)۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں وہی آپ کا غلام ہوں۔ فرمایا تین دن تک رہو۔ تین دن کے بعد بیعت لے لیں گے۔ تین دن کے بعد بیعت لی۔ فرمایا کہ پہلے مسیح ناصری کے بھی بیعت غریب لوگ ہوئے تھے۔ (انہوں نے کہا تھا ناں کہ بہت سے غریب لوگ اور چوہڑے چمار بیعت کر رہے ہیں، مسیح بن گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اس جواب میں فرمایا جو انہوں نے خود تو نہیں کہا ہوگا، یا ہو سکتا ہے خبر پہنچی ہو کہ پہلے مسیح ناصری کی بیعت بھی غریب لوگوں نے کی تھی)۔ میرے بھی پہلے غریب لوگ ہوئے ہیں۔ بعد ازاں فرمایا: مجھے سچا جانو۔ (جو نصائح فرمائیں ایک یہ کہ کامل یقین ہو میری سچائی پر) دوسرے پنج وقت نماز ادا کرو اور تیسری بات کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ اور یہ فرما کر مجھے اجازت دے دی۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 193 تا 195 روایات میاں سوہنے خاں صاحب سکنہ میٹیانہ)

تو یہ تین نصیحتیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔

حضرت فضل الٰہی صاحبؓ ولد محمد بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اماں جان سیر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں آئے۔ جب واپس جانے لگے تو حکم کیا کہ پانی پلاؤ۔ (حضرت اماں جان کو پیاس لگی۔ اُن کی بھی اطاعت کا چھوٹا سا واقعہ ہے)۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے گلاس میں پانی ڈال کر دیا اور کہا کہ لے جاؤ۔ میں جلدی سے اُن کے پاس پانی لے گیا اور اماں جان اور حضرت صاحب راستے میں کھڑے تھے۔ اماں جان کو مَیں نے پانی دیا۔ انہوں نے پکڑ کر پینا شروع کیا۔ حضرت صاحب نے صرف اتنا لفظ کہا کہ پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ اماں جان نے صرف ایک گھونٹ پانی پیا تھا۔ یہ بات سن کر فوراً بیٹھ گئے اور باقی پانی بیٹھ کر پیا۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 353 روایات حضرت فضل الٰہی صاحبؓ)

حضرت نظام الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اُس زمانے میں دستور تھا کہ پہلے سب مہمان گول کمرہ میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس فداہ اَبی و اُمّی کو اطلاع پہنچائی جاتی کہ حضور تمام خادم حاضر ہیں۔ ایک دن حضرت اقدس پہلے ہی تشریف فرما ہو گئے تو حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی تشریف نہ لائے تھے۔ اس غلام کو حضور نے فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب کو بلا لاؤ۔ بندہ دوڑتا ہوا مطب میں گیا اور حضرت اقدس کا ارشاد عرض کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے (سوال کیا) کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں؟ بندے نے کہا: ہاں اور کہا کہ جناب کو یاد فرمایا ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ مجلس میں حضرت خلیفہ اوّل عموماً سرنگوں رہتے تھے (نیچا سر کئے بیٹھے رہتے تھے) سوائے اس صورت کے کہ حضرت اقدس خود مخاطب فرمائیں ورنہ دیر تک سرنگوں رہتے تھے۔

(رجسٹرروایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 106 تتمہ روایات نظام الدین صاحب)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اول کے گھر دودھ مانگنے آیا۔ مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ (وہاں ہو سکتا ہے کوئی مہمان آیا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کے لئے منگوایا ہو) مَیں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا (عموماً لوگ شام کو بھینسیں دوہ لیتے ہیں، لیکن رات کو پھر دوبارہ دوہا تو دودھ نکل آیا) اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب (میں اُن کا نام بھول گیا ہوں)۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حضرت خلیفہ اول کو اپنا ایک بیمار دکھانے کے لئے بٹالہ لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! شام تک تو آپ واپس آجائیں گے۔مولوی صاحب نے فرمایا جی حضور! آجاؤں گا۔خدا کی شان بٹالہ پہنچ کر ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔اسی ہی حالت میں شام کو مولوی صاحب قادیان پہنچ گئے۔گھٹنے گھٹنے پانی چلنا پڑا۔پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہوا تو افسوس کیا اور فرمایا: مولوی صاحب! میرا منشاء یہ تو نہ تھا۔آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 386 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی نورالدین صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔قریباً بارہ ایک بجے کا وقت تھا۔گرمیوں کے دن تھے۔حضرت ام المومنین نے اندر سے ایک خادم بھیجا اور اُس نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ آکر میرا فصد کھول دو۔فرمایا کہ امّاں کو جاکر کہہ دو کہ اس بیماری میں اس وقت فصد کھولنا طب کی رو سے سخت منع ہے۔پھر وہ کچھ دیر کے بعد اندر سے آئی۔پھر اُس نے یہی کہا۔حضرت مولوی صاحب نے پھر بھی یہی جواب دیا۔پھر کچھ دیر کے بعد حضرت میاں محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔اُن کو حضرت مولوی صاحب نے گود میں لے لیا اور پوچھا میاں صاحب! کس طرح تشریف لائے؟ فرمایا کہ ابّا کہتے ہیں کہ آکر فصد کھول دو۔تو مولوی صاحب اُسی وقت چلے گئے اور آکر فصد کھول دیا۔جب جانے لگے تو ایک شخص غلام محمد صاحب نے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے منع ہے۔فرمایا: اب طب نہیں اب تو حکم ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 45 تا 46 روایات میاں عبدالعزیز صاحبؓ)

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والد صاحب کی بہت عقیدت تھی اور حضور بھی اُن پر خاص نظر شفقت فرمایا کرتے تھے۔حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ اعوان قوم سے تھیں، اور مولوی صاحب بھی اس قوم سے تھے۔(مولوی جلال الدین صاحب بھی اعوان قوم سے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب ان سے محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے یہ حکم تھا کہ جب قادیان آؤ تو یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھو، اور اُس کے بعد میرے پاس بیٹھو۔اس کے سوا کسی اور جگہ جانے کی تم کو اجازت نہیں ہے۔والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے رمضان شریف بھی قادیان میں گزارا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 277 حالات مولوی جلال الدین صاحب مرحوم)

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرے میں جہاں اب حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی اُن ایام میں موقع ملتا رہا۔مجھے خوب یاد ہے کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آکر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لے آئے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ درس بند کر دیتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے، اور اس کوشش کے نتیجے میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دَب جایا کرتی تھیں۔جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے آپ کبھی نظر اُٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 249-248 روایات حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ)

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ فرماتے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد روایت لکھنے والے نے لکھا ہے) کہ سب نے مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کر لی اور مولوی صاحب نے فرمایا۔"کل مَیں تمہارا بھائی تھا۔آج مَیں تمہارا باپ بن گیا ہوں۔تم کو میری اطاعت کرنی ہوگی۔امۃ الحفیظ سب سے چھوٹی تھی، حضور کی اولاد میں سے،(یعنی حضرت خلیفہ اولؓ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ امۃ الحفیظ حضور کی اولاد میں سے سب سے چھوٹی تھی) فرمایا کہ اگر امۃ الحفیظ کی بیعت کی جاتی تو مَیں اُس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی۔"

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 283 روایات حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جس طرح ان کی خواہش تھی کہ یہ اگلے جہان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوں، یہ خواہشات بھی پوری فرمائے۔ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔آپ نے اپنے مخلصین کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اُن کے بھی ہم وارث بنیں۔اور آپ کے بعد آپ کے ذریعے سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ارشاد مَیں نے پڑھ کر سنایا کہ کامل اطاعت کرنی ہوگی۔اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل نہیں ہو سکتے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی مَیں جمعہ کی نماز اور نمازِ عصر کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ تو ایک شہید مکرم طارق احمد صاحب ابن مبارک احمد صاحب کا ہے۔ ان کی پیدائش لیّہ کے ایک گاؤں کی ہے۔طارق صاحب کی پیدائش سے دو مہینے پہلے ان کے والد مبارک صاحب وفات پا گئے تھے۔مکرم طارق صاحب کی عمر اکیالیس ((41 سال تھی۔بڑے ذہین اور قابل انسان تھے۔17 رمئی 2012ء کو طارق صاحب سودا سلف لینے کے لئے کہروڑ ضلع لیہ میں گئے اور کچھ جو کاروباری لوگ تھے اُن کے پیسے بھی واپس کرنے تھے۔واپسی پر تقریباً چار بجے فون کیا کہ سبزی وغیرہ لے لی ہے کوئی اور چیز تو نہیں لینی؟ اُس کے بعد ان سے پھر کوئی رابطہ نہیں ہوا۔شام تک رات تک گھر نہیں پہنچے۔فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی، کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔بہر حال بعد میں یہ پتہ لگا کہ اُن کو واپسی پر آتے ہوئے کچھ نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے اور ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں بھی توڑ دیا۔ایک کندھا اور پسلیاں بھی توڑی ہوئی تھیں۔دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے۔آنکھ پر بھی بڑی کاری ضرب تھی۔سر پر بھی بے انتہا تشدد تھا اور تشدد کے بعد پھر سر پر انہوں نے فائر کیا اور ان کو شہید کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔پھر ظلم کی اور بربریت کی انتہا یہ ہے، وہ تو خیر پہلے بھی انتہا ہی ہے، کہ پھر اس کے بعد ایک ڈرم میں ڈال کر راجن شاہ میں نہر میں پھینک دیا۔اتفاق سے نہر بند تھی، ورنہ تو نہر میں نعش کا پتہ ہی نہیں لگنا تھا۔اگلے روز پولیس نے بتایا کہ نعش ملی ہے اور پھر لواحقین چہرہ سے تو پہچان نہیں سکے تھے۔اتنی زیادہ بری حالت کی ہوئی تھی کہ مسخ کیا ہوا تھا۔اُن کے کپڑوں سے اور اَور نشانیوں سے لواحقین نے پہچانا۔امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق کہتے ہیں کہ جماعتی مخالفت، نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جماعتی مخالفت ہی تھی کیونکہ شریف النفس تھے۔کسی سے کوئی ایسا واسطہ نہیں تھا اور اس سے پہلے ان کے کسی رشتہ دار کو بھی فائر کر کے اسی طرح زخمی کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان دشمنوں کو بھی جلد عبرت کا نشان بنائے اور احمدیت کے حق میں بڑے واضح نشانات ظاہر فرمائے اور جلد ظاہر فرمائے۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسی حالت میں جب تک دعاؤں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے نشان نہیں مانگیں گے اُس وقت تک وہ کامیابیاں ہمیں نظر نہیں آئیں گی جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔عموماً جو کامیابیاں نشانوں کے بعد ملتی ہیں وہی ایک واضح اور ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں جو دشمن کو بھی نظر آرہی ہوں تو پھر ہی دشمن حق کو تسلیم کرتا ہے۔ایک خارق عادت قسم کی کامیابیاں تب ملتی ہیں جب ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھکنے والے ہوں گے، دعائیں مانگنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔مرحوم کے برادر نسبتی عارف احمد گِل صاحب مربی سلسلہ ہیں، انہوں نے بھی ان کی بڑی خوبیاں بیان کی ہیں اور بڑی محبت کرنے والے تھے۔ان کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔بڑے بیٹے کی عمر اٹھارہ سال ہے اور چھوٹے بچے کی عمر دو سال ہے۔اس کے درمیان باقی بچوں کی عمریں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

دوسرا جنازہ امۃ القیوم صاحبہ کا ہوگا جو ربوہ کی رہنے والی تھیں اور شیخ عبدالسلام صاحب کی اہلیہ تھیں۔جو 3 رمئی کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔یہ ربوہ میں آباد ابتدائی خاندانوں میں سے ایک تھیں۔موصیہ تھیں۔ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔اُن کے ایک بیٹے عبدالحفیظ صاحب یہاں ہیں اور اسی طرح ہالینڈ میں بھی ہیں، ربوہ میں بھی ہیں۔ان کے دونواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

Flat For Sale

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)

(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

صدائے حق

سید قیام الدین برق مبلغ دعوۃ الی اللہ لکھنؤ۔

ابتداء سے اللہ پاک کے برگزیدوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا آیا ہے اس پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں انبیاء کے مخالفین عجیب وغریب مسخرے ملتے ہیں جو گندی اور بازاری زبان کے ساتھ ان برگزیدہ بندوں پر گند اُچھالتے ہیں

یہ ایک زندہ حقیقت ہے اور سچ ہے کہ روز ازل سے ہی یہی تاریکی کے فرزندوں اور مسخروں کا یہ مذموم وطیرہ رہا ہے کہ وہ مامور من اللہ اور مصلح اُمت کی توہین اور تذلیل کرتے رہے ہیں نہ صرف توہین پر کمر بستہ رہے بلکہ ان ہلاکت خیز اقدام سے وہ ایک سرور کی کیفیت بھی محسوس کرتے ہیں اس کے بالمقابل اللہ کے مامور اپنے اپنے مشن میں ڈٹے رہے اور اپنے فرائض منصبی کو بخوبی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر تا ایندم حضرت احمد علیہ السلام تک یہی طریق کار دُنیا میں جاری ہے۔ اس امر کی طرف اللہ پاک قرآن پاک کی سورۃ یٰسین میں کچھ اس طرح سے ذکر فرماتا ہے۔

''ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس میرا کوئی مامور مرسل آیا تو انہوں نے بس اُس کے ساتھ ہنسی مذاق کا ہی سلوک کیا''۔

حضرت موسیٰؑ ہوں یا حضرت عیسیٰؑ یا حضرت نوحؑ ہوں یا حضرت ھود سبھی کے ساتھ ایسے ہی ہنسی مذاق کے ملتے جلتے واقعات ہم کو آسمانی صحیفوں میں ملتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر جو گھٹیا سلوک اور برتاؤ تاریکی کے فرزندوں نے کیا وہ ہمارے جان و دل سے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ کیا۔

حضور نبی پاکؐ کی آواز کو بے اثر کرنے کیلئے دشمنوں نے کبھی نعوذ باللہ آپؐ کو کذاب کہا تو کبھی جادوگر، کبھی مجنون کا لقب دیا تو کبھی جاہ طلب اور دُنیادار، لیکن سچ کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا آخر کار خدا کا پیارا عربی نبیؐ شاہ لولاک کامیاب وکامران ہوا اور اُس کے معاندین ناکام و نامراد۔ کاش اہل دِل سبق حاصل کریں اور چشم بینا عبرت پکڑیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

اب ذرا چودھویں صدی کی طرف آئیں اس زمانہ میں جب الٰہی نوشتوں اور پیش خبریوں کے مطابق خدا کے مامور عاشق قرآن و عاشق رسول حضرت احمد علیہ السلام مبعوث ہوئے تب پھر سے ایک بار یہی تاریکی کے فرزندوں اور ہوا وہوس کے پرستاروں نے ڈٹ کر نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ آپ کے خلاف دن رات پیٹ بھر بھر کر جھوٹ بولنا شروع کردیا۔ کبھی کہا کہ آپ نعوذ باللہ رسول اکرمؐ اور دیگر انبیاء کی توہین اور تذلیل کرتے ہیں تو کبھی کہا کہ آپ اسلامی جہاد کے منکر ہیں یا پھر یہ کہا کہ انگریزی حکومت کے جاسوس اور ایجنٹ ہیں بہرکیف کھل کر آپ کے خلاف جھوٹ افترا اور کذب بیانی کا خوب خوب پروپیگنڈہ کیا گیا۔ اور آج تک کیا جارہا ہے کہ الاماں والحفیظ۔

جبکہ حقیقت بالکل اس کے اُلٹ ہے کیونکہ جس شخص کو اس چودھویں صدی کا جیفہ خوار ملاں جھوٹا کذاب فریبی کہتا ہے وہ ایک اعلیٰ درجہ کا عاشق رسولؐ عاشقِ قرآن حق گو مامور من اللہ فرستادہ ہے۔

اب آگے اس فرستادہ کی بیان فرمودہ چند ایک تحریرات کو صدائے حق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تاکہ ایک شریف النفس انصاف پسند کو فیصلہ لینے میں آسانی ہو۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللہ ہے۔۔۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبّہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَآ اِنَّ لَعْنَۃَ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ۔ !! (ایام الصلح صفحہ 86 تا 87)

پھر فرمایا:

''میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرتؐ کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول اللہ (ﷺ) کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص اب بھی مجھے کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلے میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا''

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

ایک جگہ فرماتے ہیں۔

''ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ بولتا ہے اور سنتا بھی ہے اور اس کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں'' (الوصیت)

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔''

(کشتی نوح صفحہ 13)

فرمایا: مسلمانوں میں سخت نادان اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو آنحضرت ﷺ کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم پاتے ہیں کہ گویا آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں بلکہ مردہ چراغ ہیں جس کے ذریعہ دوسرا چراغ روشن نہیں کیا جاسکتا اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا چراغ روشن ہوگئے مگر ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی پیروی کسی کو روحانی انعام عطا نہ کرسکی۔۔ لیکن اے مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہوگیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔'' (چشمہ مسیحی)

فرمایا:۔

''تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے'' (کشتی نوح صفحہ 14)

فرماتے ہیں:

اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو، میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے'' (تریاق القلوب)

ان پاکیزہ معطر بیانات کی روشنی میں ہر ایک شریف النفس حق گو، بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اور آپ کے پیروکار بلحاظ عقائد اور بلحاظ اعمال مکمل طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہیں۔ اب اگر یہ سوال ہو کہ مخالفین کو احمدیت کے پیغام میں وہ کون سی ایسی نئی چیز نظر آتی تھی جس سے وہ مارے غصہ کے آگ بگولا ہوگئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فی زمانہ مولوی کہلانے والے لوگ اصل اسلام سے اس قدر بیگانہ

ہو گئے ہیں کہ اپنے سر تا پا غلط عقیدوں کے باعث اس کے نادان دوست ثابت ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے انہیں توجہ دلائی اور قرآن مجید و اسلام کا اصل مفہوم دُنیا کے سامنے پیش کیا تو ملاؤں کو خواہ مخواہ ضد پیدا ہوئی اور اُنہوں نے مخالفت اور دشمنی پر کمر باندھ لی۔

عام ملاؤں اور ان کے ہمنواؤں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دو ہزار سال سے اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اس بارہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں۔

''نصوص صریحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو چکی ہے اور حق کھل گیا ہے اور جبکہ کامل تحقیقات سے یہ فیصلہ ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت فوت ہو گئے ہیں اور ہر ایک پہلو سے اُن کی وفات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی بلکہ حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور واقعہ صلیب کے بعد ستاسی برس اَور زندہ رہے تو یہ سوال باقی رہا کہ پھر ان حدیثوں کے کیا معنے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم آخری زمانہ میں نازل ہوگا؟ اس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں کہ یہ حدیثیں ظاہری معنوں پر ہرگز محمول نہیں ہو سکتیں کیونکہ قرآن شریف میں یعنی آیت

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا میں صاف فرمایا گیا ہے کہ عادت اللہ میں یہ امر داخل نہیں کہ کوئی انسان اِسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلا جائے اور پھر آسمان سے نازل ہو اور نہ اب تک کسی زمانہ میں یہ عادت اللہ ثابت ہوئی کہ کوئی شخص دنیا سے جا کر پھر واپس آیا ہو۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی آج تک ایک بھی نظیر اس قسم کی واپسی کی پائی نہیں گئی۔ مگر اس بات کی نظیر پہلی کتابوں میں موجود ہے کہ جس شخص کے پھر دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ دیا گیا وہ وعدہ اس طرح پر پورا ہوا کہ کوئی اور شخص اُس کی خُو اور طبیعت پر آ گیا۔ جیسا کہ ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا میں آنا یہود کو وعدہ دیا گیا تھا بلکہ لکھا گیا تھا کہ ضرور ہے کہ مسیح سے پہلے ایلیا دوبارہ دنیا میں آ جائے مگر وہ وعدہ اپنی ظاہری صورت میں آج تک پورا نہیں ہوا حالانکہ مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کے آنے کا وعدہ تھا وہ دنیا میں آ کر دنیا سے اُٹھایا بھی گیا۔ پس کچھ شک نہیں کہ وہ وعدہ جیسا کہ حضرت مسیح نے اس پیشگوئی کے معنے کئے باطنی طور پر پورا ہو گیا یعنی حضرت یوحنّا جس کا نام یحییٰ بھی ہے ایلیا کی خُو اور طبیعت پر دنیا میں آیا گویا ایلیا آ گیا۔

اب نظیر مذکورہ بالا کے لحاظ سے ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا وعدہ بھی اسی رنگ اور طرز سے ظہور پذیر ہو''۔

(ایام الصلح صفحہ 45 تا 47)

فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے.... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی.... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا دُنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴۔۶۵)

عام ملاؤں اور اُن کے ہم خیالوں کے نزدیک قرآن کریم کی بہت سی آیتیں منسوخ ہو چکی ہیں یعنی ان پر عمل کرنے کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب ان آیات کی حیثیت ایک قصہ اور کہانی سے زیادہ نہیں۔

اس بارہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

''قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک لفظ ایک شعشہ تک کا دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ وہ وحی متلوّ ہے جس کے حروف گنے ہوئے ہیں وہ بہ باعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل وتحریف سے محفوظ ہے''

(ازالہ اوہام)

''قرآن کریم کا ایک شعشہ یا ایک نقطہ منسوخ نہیں ہوگا'' ''کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے''۔ (نشانِ آسمانی)

عام سادہ لوح ملّا طبع لوگوں کا خیال ہے کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا اور حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرنے کیلئے بالکل تیار ہو گئے بلکہ یہ لوگ تو یہاں تک کہہ دیا کرتے ہیں کہ خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدنظری وغیرہ قسم کے گناہوں سے نہ بچ سکے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک عصمتِ انبیاء کا مسئلہ کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اگر ہم خدا کے پاک نبیوں کو چور اور ڈاکو کہیں تو ہم چوروں اور ڈاکوؤں سے ہزار درجہ بدتر ہیں جن دلوں پر خدا کی کلام مقدس نازل ہوتی رہی ہے اگر وہ دل مقدس نہیں تھے تو ناپاک کو پاک سے کیا نسبت تھی؟ یہ نہایت چالاکی ہے جو خدا کے ستودۃ بندوں کی شان میں بے جا الفاظ بولے جائیں کیا افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ اپنی خودی سے ایک دم باہر نہیں نکلتے اور جنہوں نے دنیا سے ایسی ربط بڑھائی اور تعلق پیدا کئے کہ ان کے دلوں میں ہردم دنیا ہی دُنیا ہے وہ خدا کے مقدس لوگوں کو تحقیر سے یاد کریں''۔

''اے بھائیو! نبیوں کا پاک اور کامل اور راست باز ہونا تسلیم کرو تا کہ وہ کتابیں پاک ٹھہریں جو نبیوں پر نازل ہوئیں، ورنہ جن دلوں سے وہ کتابیں نکلی ہیں اگر وہ دل ہی پاک نہیں تو پھر کتابیں کیونکر پاک ہو سکتی ہیں.... اگر وہ لوگ چیدہ اور برگزیدہ اور خدا کے کامل وفادار بندے نہیں تھے تو گویا خدا پر بھی اعتراض ٹھہرا جو اس کو جو ہر قابل کی شناخت نہیں اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ خدا بھی بدوضع لوگوں کی طرح چوروں ڈاکوؤں سے ہی میل ملاپ رکھتا ہے۔ تم آپ ہی سوچو کہ جو لوگ خدا اور خلقت میں وابسطہ ہیں اور جو آسمانی نوروں کو زمین پر پھیلانے والے ہیں وہ کامل چاہییں یا ناقص اور راست باز چاہییں یا دروغ باز؟''۔

''اگر کوئی تکبر اور خودستانی کی راہ سے.... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہے کہ نعوذ باللہ وہ مالِ حرام کھانے والا تھا یا حضرت مسیح کی نسبت نعوذ باللہ یہ کہے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر اُن پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادّہ اور خمیر ہے''

(آئینہ کمالات اسلام)

اکثر اوقات ظالم طبع ملّا عام مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکایا کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت جہاد کی منکر ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور افتراء ہے دراصل جہاد کئی رنگ کا ہوتا ہے یعنی دشمن کے حملے کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر اسی قسم کا مقابلہ ضروری ہے اگر دُشمن بزور شمشیر اسلام کو مٹانا چاہے تو بلاشبہ مومن کا فرض ہے کہ تلوار کا جواب تلوار سے دے لیکن ہمیشہ تلوار ہی سے لوگوں کے سر قلم کرتے پھرنا ہرگز جہاد نہیں بلکہ ظالمانہ قتل و خون ریزی ہے چنانچہ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں:۔

''اس قدر ہم ضرور کہیں گے کہ یہ دن دین کی حمایت کے لئے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کیا ہے اِس لئے ضروری ہے کہ ہمارے حملے بھی تحریر اور تقریر تک ہی محدود ہوں جیسا کہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں ہی کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا جب تک پہلے اس قوم نے تلوار نہ اٹھائی۔

سو اِس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا نہ صرف بے انصافی ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے کہ ہم تقریر اور تحریر کے ساتھ اور دلائل شافیہ کے ساتھ دشمن کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹوں اور کمزوروں کا کام ہے کہ جب جواب دینے سے عاجز آ جائیں تو لڑنا شروع کر دیں۔ پس اس وقت ایسی لڑائی سے خدا تعالیٰ کے سچے اور روشن دین کو بدنام کرنا ہے۔ دیکھو کس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں تیرہ برس تک کفّار کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاتے رہے اور دلائل شافیہ سے اُن کو لاجواب کرتے رہے اور ہرگز تلوار نہ اٹھائی جب تک دشمنوں نے تلوار اٹھا کر بہت سے پاک لوگوں کو شہید نہ کیا۔ سو جنگ لِسَانی کے مقابل پر جنگ سِنَانی شروع کر دینا اسلام کا کام نہیں ہے کمزوروں اور کم حوصلہ لوگوں کا کام ہے''

(ایام الصلح صفحہ 51)

بالآخر انصاف پسند حضرات سے التماس ہے کہ وہ بانی جماعت احمدیہ مسلمہ کی مذکورۃ بالا تحریرات کی روشنی میں جو کہ صدائے حق ہیں احمدیت کی تحریک کو سمجھنے کی کوشش کریں اور دشمنوں کے غلط بیانوں کا اندازہ لگائیں تا اُنہیں معلوم ہو کہ تحریک احمدیت سچ مچ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ تحریک ہے اور اس کا تمام قوموں پر غالب آنا آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔

قضائے آسماں است ایں بہرحالت شود پیدا

❀❀❀

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان:2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

بیت النور نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ فیملی ملاقاتیں۔ واقفات نو اور واقفین نو کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ وقف نو بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جوابات اور اہم نصائح۔

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

قسط: اوّل

14 رمئی 2012ء بروز سوموار:

لندن سے ہالینڈ کے لئے روانگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دو ممالک ہالینڈ اور جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔ Dover انگلستان کی ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover شہر سے چند میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کو آپس میں ملاتی ہے اور جہاں سے کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اس چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن) مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم خالد اسلم صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، عمران ظفر صاحب (نمائندہ خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد Channel Tunnel پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد ایک بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ (Board) کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔

قریباً ڈیڑھ بجے 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے یہ گاڑی فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کل لمبائی 50.5 کلومیٹر یعنی 31.4 میل ہے۔ اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس ٹنل کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق تین بجے فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ ٹرین کے رکنے کے بعد تین بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع کیا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 75 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے وفد نے مین ہائی وے پر ایک پارکنگ ایریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ اور یہاں سے قافلہ کو Escort کرتے ہوئے نن سپیٹ (Nunspeet) لے کر جانا تھا۔

تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے اور مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، عبد الحمید در فیلدن صاحب، نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد خرم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ اور نیشنل عاملہ کے ممبران مکرم زبیر اکمل صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم منیر احمد قاضی صاحب سیکرٹری تحریک جدید، نذیر احمد اعوان صاحب صدر جماعت Utrech، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ عطاء القیوم صاحب نے اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ اور عبد الحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد چار بج کر بیس منٹ پر نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے نن سپیٹ کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔ یہاں سے قریباً 167 کلومیٹر کے سفر کے بعد بلجیم کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ میں داخل ہوئے اور مزید 140 کلومیٹر کا سفر طے کر کے سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ ورود مسعود ہوا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو نن سپیٹ ہالینڈ کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ ''اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیر المومنین'' کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ فرط عقیدت میں ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے۔

مکرم حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ، چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، مرزا فخر احمد صاحب نائب امیر و نائب افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک طفل حماد اکمل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ ھدیٰ اکمل نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے نن سپیٹ (Nunspeet) کی مقامی جماعت کے علاوہ Den Hagg، Arnhen، Amsterdam، Utrecht، Roterdam، Lylstad، Amstelveen، Almeere اور Denaush کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے لمبے فاصلے طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔ سبھی نے شرف زیارت پایا اور سبھی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہوئے۔

کچھ دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے ان سبھی نے پہلے نماز ظہر و عصر اور پھر مغرب و عشاء اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو ابھی حال ہی میں پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک ساعتوں سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ اللہ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

15 رمئی 2012ء بروز منگل:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Nunstpeet، Arnhen، Denbush، Liden، Rotterdam، Amstelveen، Scheden اور Utrech کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 31 فیملیز کے 152 افراد اور 14 سنگل افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل، تکالیف اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعائیں لیں اور بعض نے مزید تعلیم کے حصول کے لئے رہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں۔ اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی

دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنی ہی خوش قسمت یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں میں ایک یادگار بن گئے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں بعض ایسے خاندان بھی تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے مل رہے تھے۔ پاکستان سے آنے والی یہ فیملیز پہلے تھائی لینڈ پہنچیں اور وہاں لمبا عرصہ قیام اور اسائلم کے پراسس کی تکالیف، بے سروسامانی کی حالت اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ہالینڈ پہنچی تھیں۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد انہوں نے اپنے دل کا حال اس طرح بیان کیا کہ ہم آج اس قدر خوش ہیں اور دل اس قدر مطمئن ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہمیں ساری تکالیف بھول گئی ہیں اور دل تسکین سے بھر گئے ہیں۔ تھائی لینڈ میں قیام کے دوران ہمارے تصور اور ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہم خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھیں گے اور حضور سے مل کر باتیں کریں گے۔ آج اگر ہم یہاں ہیں تو صرف اور صرف حضور انور کی طرف سے ہماری رہائی کے لئے کی جانے والی کوشش اور حضور انور کی دعاؤں سے یہاں ہیں اور یہ خلافت ہی کا معجزہ ہے کہ آج ہم یہاں ہالینڈ میں بڑے اچھے حال میں ہیں۔ حضور انور سے مل کر ہر ایک کی خوشی قابل دید تھی۔ اللہ کرے کہ یہ خوشیاں، یہ سعادتیں، یہ برکتیں ہمارے لئے دائمی ہوں اور ہم ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت النور'' تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ غزالہ مظفر نے کی اور عزیزہ غزالہ میر نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ دردانہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور عزیزہ لبینہ احمد نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نعمانہ ملہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں............ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی، صادق و مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-162) بعد ازاں عزیزہ رویۃ النور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ بقیۃ النور نے ''مسیح ہندوستان میں'' کے عنوان پر اپنا مضمون پیش کیا۔ عزیزہ نے اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتے ہوئے غلطی کی تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ قرآن کریم کی آیت عربی طرز پر لکھی ہوئی ہونی چاہئے اور اس پر باقاعدہ اعراب ڈال کر پڑھا کریں تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

بعد ازاں عزیزہ شمائلہ قمر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں ۔ حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے ۔ سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد عزیزہ عطیہ ندیم نے ''ختم نبوت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزہ ماریہ باسط نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہوگئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

پروگرام کے مطابق اس کے بعد عزیزہ منزہ جمیلہ نے ''وقف نو کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا اور ان ہدایات کا ذکر کیا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات اور واقفین نَو کے ساتھ مختلف کلاسز میں ارشاد فرمائی ہیں۔

واقفین نَو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے لئے یہ ہدایات یہاں درج کی جاتی ہیں تاکہ وہ اسے پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے یہ ہدایت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ واقفین نَو نمازوں کی باقاعدگی سے عادت ڈالیں۔ ہر روز صبح قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ امی ابّا کا کہنا مانیں اور ہمیشہ سچ بولیں اور اگر کوئی دوسرا تکلیف میں ہو تو فوراً اس کی مدد کریں۔ اپنے غصہ پر قابو رکھنا ہے اور معاف کرنے کی عادت ڈالنی ہے۔ بڑوں کی عزت کرنی ہے اور چھوٹوں سے محبت کرنی ہے۔ ان کا خیال رکھنا ہے اور بُرے دوستوں اور ساتھیوں سے بچنا ہے اور نیک لوگوں کو اپنا دوست اور ساتھی بنانا ہے۔ سکول کی پڑھائی دل لگا کر کرنا اور اپنے سکول اور کلاس میں ایک مثالی بچہ اور بچی بننے کی کوشش کرنا اور دوسروں کے لئے اچھا نمونہ پیش کرنا۔ انٹرنیٹ پر وقت ضائع نہ کرنا۔ ٹی وی (TV) ہر وقت دیکھنے کی بجائے اپنے والدین کی مدد سے کسی اچھے اور مفید پروگرام کا انتخاب کرنا اور چھوٹی بچیوں کو ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے وقت مقرر کرنا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کی کلاسز باقاعدگی سے دیکھنا اور حضور انور کے خطبات کو سننا۔ حضور انور کو باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھنا۔ جماعت کے مقامی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہونا۔ پڑھائی میں محنت کر کے ان شعبوں میں جانے کی کوشش کرنا جہاں پر جماعت کو ضرورت ہے مثلاً لڑکیوں کے لئے ڈاکٹر بننا، ٹیچر بننا اور زبانیں سیکھنا۔ اردو زبان بچپن سے پڑھنا اور لکھنا سیکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے رہنا کہ وہ ہم سب کو وقف کی روح کو سمجھنے والی نیک اور اچھی واقفات نَو بنا دے۔ آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو بچیوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو اس تقریر کی کیا سمجھ آئی ہے۔ واقفات نو کو کیا کرنا چاہئے؟

حضور نے فرمایا سب سے پہلے تو یہ کہ پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور وقت کم ہوتا ہے اور نماز ظہر و عصر کا وقت سکول کالج میں ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ یہ نمازیں رہ جائیں۔ نماز تو بہرحال ادا کرنی ہے۔ آپ کو اس کا کوئی باقاعدہ انتظام کرنا چاہئے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ میری ایک ساتھی نے کیک بنایا اور مجھے بتایا کہ اس نے اس میں الکحل بھی ڈالی ہے۔ لیکن وہ کیک تیار کرتے ہوئے جل گئی ہے۔ تو کیا میں اس کیک کو کھا سکتی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نہیں کھا سکتی۔ یہ تو راستے کھولنے والی بات ہے۔ سوائے اس کے کہ مجبوری ہو۔ دوائیوں میں بھی الکحل پڑتی ہے لیکن وہ علاج کے لئے استعمال کرتے ہیں جو ایک مجبوری کی حالت ہے۔ لیکن اس طرح کھانوں کے بارہ میں یہ کہنا کہ اس میں جو الکحل تھی وہ پک گئی اور ختم ہوگئی ہے یہ غلط چیز ہے۔ احمدیوں کو ایسا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ ورنہ بہانے ملتے جائیں گے اور پھر بات رکے گی نہیں۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم جیلیٹین (Gelatin) کی چیزیں کھا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا احتیاط کے ساتھ پہلے دیکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ سؤر کی ہڈیوں سے بناتے ہیں وہ تو نہیں کھانی۔ لیکن جو حلال جانور کی ہڈیوں وغیرہ سے بنی ہو وہ استعمال کر لیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو چاکلیٹ اور کیک وغیرہ بھی پڑھ کر کھاتا ہوں۔ ان کی پیکنگ پر وہ سب کچھ لکھا ہوتا ہے جو ان کی تیاری میں استعمال ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی شرابوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ بعض دفعہ پڑھنے کے باوجود پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیا چیز ہے۔ تو تم یہ نہ سمجھو کہ بڑی اچھی چیز ہے۔ پہلے ڈکشنری میں دیکھ لیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: Milk چاکلیٹ ہوتی ہے۔ Nuts والی چاکلیٹ ہوتی ہے وہ کھا لیا کرو۔

❁......ایک بچی نے امتحان میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیاب کرے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر غلطی سے الکحل والی چیز کھالی جائے تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور نے فرمایا: غلطی سے کھا لو تو استغفار پڑھو۔ حضور نے فرمایا پہلے ہی احتیاط کر لیا کرو، پڑھ لیا کرو۔ ان یورپین لوگوں میں اتنی شرافت ہے کہ اوپر لکھ دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کی کراہت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جب پتہ چل جائے کہ کوئی غلط چیز کھائی ہے تو قے کر دیتے ہیں۔ بہرحال غلطی سے اگر کھا لی جائے تو غلطی تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ تم لوگ بھی دوسروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔ اگر کوئی معافی مانگتا ہے تو معاف کر دیا کرو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر کوئی ایسی چیز دے جس میں الکحل وغیرہ ہے یا کوئی دوسرا ایسا عنصر ہے جس کا استعمال حرام ہے تو ہم اس کا کیا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو عیسائی لوگ ہیں وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ان کھانے پینے کی اشیاء میں الکحل بہت کم ہوتی ہے۔ تو پہلے ان کو بتا دو کہ یہ چیز ہے اور اس میں الکحل ہے۔ اگر لینی ہے تو لے لیں۔ تو اس طرح ان کو دیں۔ حضور انور نے فرمایا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شراب دوسروں کو پلانی جائز ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں بعض دفعہ کرسمس پر تحفہ ملتا ہے تو اس میں شراب کی بوتل ہوتی ہے تو اس کا کیا کیا جائے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پلانے والے، رکھنے والے، اٹھانے والے اور Serve کرنے والے ایسے سب لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ تو آپ کسی دوسرے کو بھی پینے کے لئے نہیں دے سکتیں۔ تو بہتر ہے کہ اس بوتل کو توڑ کر پھینک دیا جائے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے آگے کسی کو دینے کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض احمدی جہاز پر سفر کرتے ہیں۔ ائرلائن والے گفٹ کی صورت میں شراب کی بوتل بھی دے دیتے ہیں۔ اگر وہ اس لئے رکھ لیتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو پلا دیں گے تو یہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پلانے والے پر بھی لعنت بھیجی ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض غیر احمدی

لوگ یہ کہتے ہیں کہ میک اپ کرنے کی صورت میں اور نیل پالش کی صورت میں نماز نہیں ہوسکتی کیونکہ پوری طرح وضو نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کسی کی نہیں ہوتی تو نہ پڑھا کرے۔ ہم تو پڑھتے ہیں۔ نیل پالش اور ناخن کے درمیان تو کوئی گند نہیں آسکتا۔ اس لئے جو وضو ہوتا ہے بالکل صحیح ہوتا ہے۔ نماز نہ پڑھنا زیادہ گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ اس قسم کے مسائل بنا کر نماز چھوڑ دی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میک اپ کی وجہ سے وضو نہ کرنا کہ خراب ہو جائے تو یہ غلط ہے۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو ازراہ شفقت حجاب عطا فرمائے اور بچیوں نے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

بعدازاں پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عمر احمد مظہر نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد اور ڈچ ترجمہ عزیزم توصیف احمد نے پیش کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عزیزم کمال ملہی نے پیش کی اور اس کا اردو اور ڈچ زبان میں ترجمہ عزیزم نور احمد رضا نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم داعی احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو، مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی دینے والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

بعدازاں عزیزم عاصم احمد نے اس تحریر کا ڈچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

عبدالباقی اور خاقان مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ان اشعار کا اردو اور ڈچ زبان میں ترجمہ عزیزم طٰہٰ شکیل نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم محمد فاتح الدین باسط نے "احمدیت اور ہالینڈ" کے موضوع پر ایک مضمون پیش کیا۔ جس میں عزیزم نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مختصر تاریخ بتائی۔ جس کے مطابق ہالینڈ میں سب سے پہلے احمدیت کا پیغام 1926ء میں پہنچا۔ جب لندن سے مبلغ سلسلہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ ہالینڈ تشریف لائے اور آپ نے ہالینڈ کی مختلف سوسائٹیوں میں اسلام کے بارہ میں لیکچر دئے اور آپ کے تیار کردہ دو کتابوں کا ڈچ زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور آپ نے پندرہ روزہ رسالہ بھی جاری کیا۔

✿......دسمبر 1929ء میں ایک پادری Mr.Cramer ہالینڈ سے جاوا جاتے ہوئے قادیان میں رکے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا شرف پایا۔

✿......1930ء میں ہالینڈ سے ایک ڈچ کونسلر Mr. Andreas قادیان آئے اور انہوں نے واپس آکر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو خط میں لکھا کہ مَیں نے قادیان میں نیکی کے سوا کچھ نہیں پایا۔

✿......1947ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مکرم حافظ قدرت اللہ سنوری صاحب کو ہالینڈ کے پہلے مبلغ کے طور پر بھجوایا۔

✿......1948ء میں ہالینڈ میں جماعت کا پہلا باقاعدہ رسالہ "الاسلام" ڈچ زبان میں شروع ہوا۔

✿......ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ 1953ء میں ہوا۔

✿......ہالینڈ میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد "مسجد مبارک" کا سنگ بنیاد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے ہیگ شہر میں رکھا۔ اس مسجد کی تعمیر میں لجنہ اماء اللہ پاکستان نے ایک بڑی مالی قربانی پیش کی۔

✿......1955ء میں حضرت مصلح موعودؓ اپنے علاج کے سلسلہ میں جب یورپ تشریف لائے تو سفر کے دوران ہالینڈ بھی تشریف لائے اور اس زیر تعمیر مسجد کے معائنہ کے دوران ہال والی جگہ میں کھڑے ہو کر ایک لمبی پُرسوز دعا کروائی۔

✿......1968ء میں لجنہ اماء اللہ اور 1974ء میں خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

✿......1980ء میں ہالینڈ کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

✿......1981ء میں مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

✿......1985ء میں نن سپیٹ کے علاقہ میں جماعت کا یہ دوسرا مرکز خریدا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "بیت النور" رکھا اور ستمبر 1985ء میں اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا۔

✿......1987ء میں خدام الاحمدیہ کا چوتھا یورپین اجتماع یہاں ننسپیٹ میں ہوا۔

✿......1989ء میں مسجد مبارک ہیگ کو بعض نامعلوم افراد نے آگ لگا کر نقصان پہنچایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1996ء کے دورہ ہالینڈ کے دوران اس مسجد کی توسیع کے کام کا سنگ بنیاد رکھا۔ 1998ء میں یہ توسیع مکمل ہوئی اور امیر جماعت ہالینڈ مکرم ھبۃ النور فرخن صاحب نے اس کا افتتاح کیا۔

✿......مسجد مبارک ہیگ کی تعمیر پر پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کے حوالے سے 2005ء میں مسجد کے ساتھ ایک مینار تعمیر کیا گیا اور جوبلی کی ایک تقریب میں دو جون 2006ء کو ہالینڈ کی ملکہ Beatrix Queen شامل ہوئیں۔

✿......2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر ایمسٹرڈیم شہر میں جماعت نے اپنا تیسرا سینٹر خریدا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "بیت المحمود" رکھا۔

✿......ہالینڈ میں اس وقت تک درج ذیل مبلغین کرام کو خدمت کی توفیق مل چکی ہے۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مکرم غلام احمد بشیر صاحب، مکرم ابوبکر ایوب صاحب (آپ انڈونیشین تھے اور ہیگ ہالینڈ میں مدفون ہیں)، مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب، مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم ناصر احمد شمس صاحب، مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب، مکرم عبدالرشید تبسم صاحب، مکرم صداقت احمد صاحب، مکرم حامد کریم صاحب، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب۔ (موخرالذکر دونوں مبلغین اس وقت ہالینڈ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں)۔

اس مضمون کے پیش ہونے کے بعد عزیزم دانش علی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس کا ڈچ ترجمہ عزیزم مشہود احمد نے پڑھا۔

آخر پر عزیزم سعود احمد اور عزیزم کمال عباس نے ایک Presentation میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہالینڈ کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر دکھائیں۔

واقفین نو بچوں کی طرف سے ان کے اس پروگرام کی تکمیل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ سردیوں میں دن چھوٹے ہوتے ہیں اور نماز ظہر و عصر کا وقت بہت کم رہ جاتا ہے تو آپ کس طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہیں؟ جس پر بعض بچوں نے کہا کہ ہم گھر واپس آتے ہیں تو ٹرین میں پڑھ لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سکول میں پڑھ لیا کرو اور باقاعدہ ان سے (سکول انتظامیہ سے) اجازت لے لیا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کس کو انگریزی زبان سمجھ آتی ہے۔ اس پر بعض بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا ابھی گزشتہ دنوں لندن میں وقف نو بچوں کا اجتماع ہوا ہے۔ اس میں مَیں نے بچوں کو ہدایات دی ہیں۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے پر آئے گا۔ سب بچے اس کو دیکھیں اور سنیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہفتہ اتوار آپ کا جلسہ سالانہ ہے آئندہ دنوں میں دیکھیں۔ حضور نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہ پروگرام تین چار مرتبہ لگایا جائے تاکہ کسی ایک ویک اینڈ پر بچے سن لیں۔

✿......ایک بچے نے عرض کیا کہ مَیں کام کے ساتھ ساتھ سول انجینئرنگ میں ماسٹر کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر تم تعلیم کے اخراجات مہیا کرسکتے ہو تو صرف پڑھائی کرو۔ اور ماسٹر مکمل کرو۔ ورنہ کام کے ساتھ ساتھ کرلو۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بچے نے بتایا کہ پڑھائی کی تکمیل کے بعد جماعت کا ہی کام کرنا ہے۔

✿......اس کلاس میں پندرہ سال کی عمر کے دو بچے موجود تھے۔ ایک اپنے قد اور صحت کے لحاظ سے بڑا اور موٹا تھا۔ دوسرا قد کے لحاظ سے بھی چھوٹا اور کمزور تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں کو اپنے پاس بلایا اور دونوں کو ساتھ کھڑا کیا اور فرمایا، دونوں پندرہ سال کے ہیں ان میں فرق دیکھو۔ حضور انور نے کمزور صحت والے کو ہدایت فرمائی کہ کھایا پیا کرو اور اپنی صحت کا خیال رکھو۔

✿......ایک چھوٹی عمر کے بچے نے سوال کیا کہ کیا قادیان میں خانہ کعبہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خانہ کعبہ صرف ایک ہی ہے جو خدا کا گھر ہے۔ ہم ایک ہی خدا کو ماننے والے ہیں اور ایک ہی خانہ کعبہ کو ماننے والے ہیں۔ ایک کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، ایک خدا، ایک رسول اور ایک خدا کا گھر، وہی گھر جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بنایا تھا اور دعائیں کی تھیں کہ اس شہر کو سلامتی والا اور امن دینے والا بنا دے۔ اور ان میں ایسا رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے، حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کتاب کی تعلیم سے مراد قرآن کریم ہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دے اور قرآن سکھائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے ساتھ اسلام کا دین مکمل ہو گیا۔ اسلام سے بڑا کوئی دین نہیں۔ خانہ کعبہ سے بڑا کوئی گھر نہیں۔ جو ہماری مساجد ہیں وہ اس کے نمونہ پر بنتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان میں اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ قرآن کریم میں آپ کے بارہ میں پیشگوئی تھی کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اُسے مبعوث کیا ہے جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے آنے کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس کے آنے کا زمانہ وہ ہے جب لوگ اسلام کی تعلیم بھلا چکے ہوں گے۔ وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرے گا اور یہودیوں اور عیسائیوں، ہندوؤں اور لامذہبوں کو اسلام کا پیغام پہنچائے گا اور ان کو مسلمان بنائے گا۔ وہ مسیح

موعود قادیان میں پیدا ہوا۔ اس وجہ سے قادیان کی اہمیت ہے۔ سب سے پہلے مکّہ ہے جہاں خانہ کعبہ ہے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعویٰ نبوت کے بعد 13 سال گزارے۔ پھر مدینہ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال رہے۔ پھر وہاں کی مسجد نبوی سب سے بڑی مسجد ہے جہاں آپؐ نے نمازیں پڑھیں۔ آپؐ ہجرت کرکے جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلے قبا کے مقام پر مسجد بنائی۔ پھر مسجد نبوی بنائی۔ آپ مدینہ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ یہاں آپ کا روضۂ مبارک ہے۔ تو خانہ کعبہ مکّہ کے بعد دوسرا اہم مقام مدینہ ہے۔ اور تیسرا قادیان اس لئے اہم ہے کہ وہاں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور وہاں سے اسلام کی تبلیغ کی۔ دنیا کو اسلام کے بارہ میں بتایا۔ اور پھر وہاں فوت ہوئے اور قادیان میں آپ کا مزار ہے۔ تو اس طرح اس زمانے میں اسلام کی تبلیغ کا مرکز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے قادیان بنا۔ اب دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اور ہر جماعت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب آپ کو فرق کا پتہ چل گیا ہوگا۔ خانہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے بنایا۔ کئی ہزار سال بعد مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور وہاں سے دین اسلام کا آغاز ہوا۔ اور اسلام پھیلا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ احیائے اسلام ہوا اور ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا۔ پس احمدیوں کے لئے اوّل خانہ کعبہ ہی ہے۔ احمدی حج پر جاتے ہیں۔ مدینہ میں بھی جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر دعا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ کلاسز میں بچوں کو بتایا کریں۔ حضور انور نے بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے والدین سے پوچھا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خانہ کعبہ مکّہ میں ہے اور مکّہ سعودی عرب میں ہے۔ مدینہ بھی سعودی عرب میں ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور آپ وہاں دفن ہوئے۔ مکّہ سے مدینہ کا فاصلہ قریباً 300 میل ہے۔ قادیان انڈیا میں ہے جو کہ سعودی عرب سے ایک بہت بڑے فاصلہ پر ہے۔

۞......ایک واقفِ نَو طالبعلم نے سوال کیا کہ کیلیگرافی میں جماعت کی خدمت ہوسکتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدمت یہی ہے کہ مسجد میں آیات، دعائیں لکھی جاتی ہیں۔ اسمائے الٰہی لکھے جاتے ہیں، وہ لکھ سکتے ہیں۔ اگر شوق ہے تو یہ خدمت ہوسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ زائد چیز ہونی چاہئے اس کے علاوہ تمہارا کوئی پروفیشن ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کیلی گرافی کے ذریعہ خداتعالیٰ کے ناموں سے نمائش لگائی جاسکتی ہے۔ خداتعالیٰ کے ناموں کا مطلب، مفہوم بتایا جاسکتا ہے۔ اس طرح تبلیغ بھی ہوسکتی ہے۔

۞......ایک واقف نَو بچے نے سوال کیا کہ ہم ہالینڈ میں کس طرح بہتر رنگ میں تبلیغ کرسکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا اپنے ذاتی رابطے اور تعلق بڑھائیں۔ One to One رابطے کریں، پمفلٹس تقسیم کریں۔ وِلڈر کی وجہ سے اسلام کا جو غلط تصور پیدا ہوگیا ہے اس کو زائل کریں۔ اسلام کا امن کا، محبت کا اور صلح وآشتی کا پیغام دیں۔ ہالینڈ تو اتنا چھوٹا سا ملک ہے کہ اب تک ہر گھر تک پیغام پہنچ جانا چاہئے تھا۔

حضور انور نے فرمایا پھر اپنا عملی نمونہ بھی ظاہر کریں۔ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں جو فرق ہے وہ آپ کے عمل سے، آپ کے اخلاق سے ظاہر ہو۔

حضور انور نے فرمایا جب اسلام کا امن کا پیغام پہنچ جائے تو پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارہ میں بتائیں کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق تشریف لائے۔ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ اسلام بگڑ جائے گا۔ لوگ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے۔ تو یہ اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے اس کے بروشر تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ جو لوگ دہریہ ہیں، خدا کے قائل نہیں، ان کو پہلے توحید کا پیغام دیں۔ تاوہ خدا کے قائل ہوں۔ پھر بعد میں دوسرے بروشر تقسیم کریں۔ ہر ایک کے مزاج کے مطابق بروشر تیار ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ میں سے ہر لڑکا یہ عہد کرے کہ وہ دس لڑکوں کو بتائے گا۔ احمدیت کا پیغام پہنچائے گا۔ تو آپ جو 25 بیٹھے ہیں 250 کو تو بتا سکتے ہیں۔ اس طرح جب ان دس تک پیغام پہنچ جائے تو پھر دوسرے دس کو پہنچائیں۔ اس طرح تعداد بڑھتی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف جماعتی پروگرام بنا لیا اور مربی صاحب کو بلا لیا اور پروگرام کرلیا یا کسی جگہ بکسٹال لگا لیا، یہ کافی نہیں۔ نئے نئے راستے نکالیں۔ کوئی پاکٹ لے لیں۔ کسی علاقہ کا انتخاب کرلیں اور پھر سروے کریں اور دیکھیں کہ کس طرح ان لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے۔ عام روایتی تبلیغ سے کام نہیں چلے گا۔ اس لئے خاص پروگرام بنائیں اور نئے راستے دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں۔

واقفین نَو بچوں کی یہ کلاس سوا نو بجے ختم ہوئی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ بچوں نے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت النور تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۸ جون ۲۰۱۲)

۞۞

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا نشان

عبدالرشید واقف زندگی اوڈیشہ

خاکسار شیخ عبدالرشید واقف زندگی قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد سن ۱۹۹۱ سے میدان عمل میں ہے۔ خاکسار اپنے گھر کا اکیلا احمدی ہے۔ میرے والد مرحوم مولوی سلیمان صاحب ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ والد مرحوم کی وفات کے بعد خاکسار کے سوا پورا خاندان حتیٰ کہ والدہ نے بھی راہ ارتداد اختیار کرلی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خاکسار تا حال نہ صرف احمدیت پر قائم ودائم ہے بلکہ صوبہ اُوڈیشہ کے تحت آندھرا پردیش کے سرحدی علاقہ میں بحیثیت معلم سلسلہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پارہا ہے۔ الحمدللہ۔ **ذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء۔**

پچھلے دنوں جب خاکسار اپنی ڈیوٹی پر تھا۔ ایک موٹر سائیکل حادثہ میں خاکسار شدید زخمی ہوگیا۔ پیٹ میں شدید چوٹ لگی تھی مجھے مدہوشی کی حالت میں ہسپتال میں داخل کردیا گیا۔ بعد علاج ۱۵ یوم کے اندر ہسپتال سے مجھے ڈسچارج کردیا گیا۔ ہسپتال سے واپس گھر آئے ابھی چار دن نہ ہوئے تھے پھر پیٹ میں ناقابل برداشت تکلیف ہوئی۔ تو پھر دوبارہ ڈاکٹر سے رجوع کیا تو پتہ چلا کہ انتڑی لیک ہوگئی ہے۔ میری اس تشویشناک حالت کو دیکھ کر ڈاکٹر نے جواب دے دیا۔ سارے دوست احباب رشتہ دار واقفکار میری حالت پر مایوس ہوگئے تھے۔ امیر صاحب اور کٹک جماعت کے خدام انصار نے ڈاکٹر سے اصرار کیا کہ آپ آپریشن شروع کریں ہم دعا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بار بار دُعائیہ خطوط لکھے گئے۔ حضور انور کے پاس سے دُعاؤں پر مشتمل جواب ملے جس کے نتیجہ میں احمدیت اور خلافت کی برکت سے آج میں شفایاب ہوں۔ میرے ساتھ جو حادثہ ہوا اس میں مکرم زونل امیر صاحب کٹک کی رہنمائی کٹک جماعت کے خدام وانصار کا مخلصانہ تعاون شامل ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سورو کے صدر صاحب اور دیگر خدام وانصار بزرگان نے بھی میری ہر ممکن مدد کی۔ میں اور میرے اہل وعیال ان جملہ احسانات کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے۔

میں جب ہسپتال کے آئی سی یو میں داخل تھا زندگی اور موت کا سوال تھا۔ بعض شرپسندوں نے میری موت کی افواہ پھیلادی بعض کو میری موت کی خبر سے وقتی طور پر ضرور خوشی ہوئی ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے کیلئے مجھے شفا عطا فرمائی۔ یہ بھی احمدیت اور خلافت ہی کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے اہل وعیال کو ہمیشہ وفا کے ساتھ احمدیت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ ہر قسم کے ابتلا وآزمائش سے نجات دے۔ آپریشن کے بعد تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

حیدرآباد کی ڈائری

جلسہ یوم والدین: الحمدللہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو بتاریخ ۱۳ مئی بروز اتوار حلقہ کاچی گوڑہ میں جلسہ یوم والدین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بروز ہفتہ رات دس بجے پہلے مشاعرہ رکھا گیا پھر صبح چار بجے نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ تہجد کے معاً بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس ہوا۔

ٹھیک 11:30 بجے جلسہ یوم والدین منایا گیا جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا عہدنامہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے ساتھ سب نے دہرایا جلسہ کے دوران دو تربیتی تقاریر ہوئیں۔

صدارتی خطاب محترم سید مبشر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کیا۔ جلسہ کے دوران اطفال الاحمدیہ کی گرمائی کلاسس کی رپورٹ عزیزم مصور احمد نے پیش کی۔ 1.30 بجے جلسہ اختتام کو پہنچا پھر نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو کامیاب کرے۔

جلسہ یوم خلافت: مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد ''الحمد'' سعید آباد میں جلسہ یوم خلافت کا آغاز مکرم خواجہ سعید انصاری صاحب قاضی جماعت احمدیہ کی صدارت میں بعد نماز عصر ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولوی طیب احمد خان مربی سلسلہ سعید آباد نے بعنوان ''اسلامی خلافت کا نظام اور اس کی ضرورت اور برکات'' کی آپ نے خلافت کے لفظی معنی پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی نوید الفتح صاحب شاہد مربی سلسلہ حلقہ فلک نما نے بعنوان ''خلافت کی برکات اور خلافت راشدہ کا انتخاب'' کی۔ بعدہ صدارتی خطاب ودُعا ہوئی اور نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھی گئی اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ (غلام نعیم الدین۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ حیدرآباد)

Art of Living کے بانی

شری روی شنکر سوامی جی کو قرآن مجید کا تحفہ اور احمدیت کا پیغام

Art of Living کے ایک رضا کار مکرم شاہد بدرالدین صاحب کے مکان پر اپنے مسلک کی تبلیغ کیلئے پہنچے۔ مکرم شاہد بدرالدین صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور نے اُن سے گفتگو کی اور جماعتی کتب اُن کو دیں اور اپنا تعارف کروایا اس طرح ایک اچھا موقع اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کا عطا فرمایا۔ جبکہ یہ ہندو مذہب کی تبلیغ کیلئے آئے تھے۔ کہنے لگے ہم اپنے سوامی شری روی شنکر جی سے ملاقات کروائیں گے۔

مورخہ ۷ جون شام ساڑھے چار بجے سوامی جی سے ملاقات کا وقت مقرر ہوا۔ محترم امیر صاحب کی اجازت سے مکرم شاہد بدرالدین صاحب مکرم ناصر صاحب انسپکٹر اور خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور وقت مقرر پر ان کے آشرم پہنچ گئے۔ سوامی جی بہت مصروف تھے اس کے باوجود ہم کو 25 منٹ کا وقت دیا۔ موصوف کو قرآن مجید کا کنڑی ترجمہ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر جماعتی کتب دی گئیں۔ احمدیت کا پیغام بہت احسن طریق پر نہ صرف ان کو بلکہ جو لوگ وہاں موجود تھے جن کی تعداد 30 کے قریب تھی، پہنچایا گیا۔ دوران گفتگو سوامی جی نے کہا کہ ’’ناروے‘‘ میں آپ لوگوں کی بہت خوبصورت مسجد ہے میں نے وہ مسجد دیکھی تھی اور کہا جب بھی آپ کوئی پروگرام کریں تو بتا دیں میں ضرور شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔ اور آپ کو اپنے پروگرام میں بھی بلاؤں گا۔ بڑے خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔ بعد ملاقات لائبریری کیلئے بھی جماعتی کتب ہم نے دیں۔ اس طرح اللہ کے فضل سے احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (محمد کلیم خان مبلغ انچارج بنگلور)

تربیتی کیمپ کولکتہ زون بنگال

خدا کے فضل سے امسال گرمیوں کی تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں ہفت روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ مورخہ 19 مئی کو محترم محمد علی صاحب زونل امیر کولکتہ زون کے زیر صدارت اس کیمپ کا آغاز ہوا۔ تلاوت، نظم اور مکرم قاضی عبدالرشید صاحب کی تقریر اور صدر اجلاس کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس کیمپ کا آغاز ہوا۔ روزانہ نماز تہجد، پنجوقتہ نماز، تلاوت قرآن کریم اور درس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کیمپ میں طلباء کو نماز روزہ اخلاقی مسائل، فقہی مسائل، تنظیم کا تعارف، خلفاء راشدین اور خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی وغیرہ کے موضوع پر تعلیم دی گئی۔ اس کیمپ میں 40 طلباء کے درمیان مقابلہ جات کروائے گئے مورخہ 25 مئی کو اختتامی تقریب کے موقعہ پر مقابلہ جات میں اول، دوئم سوئم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ مکرم زونل امیر صاحب کولکتہ زون کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج نکالے۔ (مرزا صفی العالم۔ مبلغ سلسلہ)

سوامی سرر امیشور جی سے ملاقات

ماہ مئی میں تبلیغی و تربیتی دورے کے دوران گاؤں بلوتی کے ایک میلے میں سوامی ’’جگت گورو فقیر سرر امیشور‘‘ سنسھتان مٹھ کے ساتھ ہمارے ایک وفد کی ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات سوامی جی کو لیف لیٹ اور کتاب لائف آف محمد کا کنڑ ترجمہ پیش کیا گیا۔ اور دیر تک جماعتی گفتگو ہوتی رہی۔ موصوف سوامی جی کافی دنوں سے جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت کچھ علم رکھتے ہیں۔ جماعتی خدمات کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی خدماتِ بنی نوع کے بارے تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اس سے قبل سوامی جی 3/اپریل کو جماعت احمدیہ بلوتی سرکل ہبلی میں منعقدہ سرب دھرم شانتی سمّیلن میں تشریف لا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ (فضل حق خان مبلغ سرکل انچارج ہبلی کرناٹک)

جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ بھوٹان

جے گاؤں: مورخہ 27.5.12 بروز اتوار خاکسار سید فہیم احمد نیشنل صدر بھوٹان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت احمدیہ مسجد جے گاؤں میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جے گاؤں نے عہد وفاء خلافت دُہرایا۔ بعدہ خلافت کی اہمیت و برکات کے زیر عنوان کل پانچ تقاریر ہوئیں۔ بعدہ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس موقع پر عشائیہ کا انتظام بھی تھا۔ شاملین جلسہ کی تعداد ۱۱۰ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ (سید فہیم احمد نیشنل صدر جماعت احمدیہ بھوٹان)

چمرچی چیک پوسٹ: مورخہ 25 مئی کو جماعت چامرچی احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم جبار انصاری صاحب جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جماعت کے چھ خدام ناصرات و اطفال نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم احسان خان صاحب معلم سلسلہ کی تقریر کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

رام جھوڑا: مکرم ڈوید کامی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم عزیز الحق صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

تحریک جدید اور رمضان المبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی مشقت کی عادت استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

’’......اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کے اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ نمبر ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور 15 رمضان المبارک یعنی مورخہ 4 اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء و صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 4 اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 11 اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دُعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

تصحیح اعلان بابت ہفتہ قرآن مجید

ہفت روزہ بدر قادیان کی اشاعت 5/12 جنوری 2012 کے صفحہ نمبر 10 پر ’’جماعتی تقاریب اور جلسے‘‘ کے عنوان سے نظارت اصلاح وارشاد کی جانب سے جو اعلان شائع کروایا گیا ہے اس میں ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی تا 7 جولائی منعقد کرنے کیلئے شائع ہوا ہے جبکہ ہفتہ قرآن مجید سال میں دو مرتبہ منعقد کیا جانا ہے۔

لہٰذا احباب جماعت ہفتہ قرآن مجید کی درج ذیل تاریخیں نوٹ فرما لیں۔ اور اس کے مطابق دوسرا ہفتہ قرآن مجید بھی منعقد کریں اور اپنی رپورٹیں بھجوائیں۔

۱۔ ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی تا 7 جولائی۔ ۲۔ یکم اکتوبر تا 7 اکتوبر۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دُعا

خاکسار کے سسر محترم مرزا حسن احمد بیگ صاحب آف ہمایت نگر، حیدر آباد اپنی اور اہلیہ حفصہ بیگم کی صحت وسلامتی درازی عمر کیلئے بچوں کے نیک اور صالح رشتے طے پانے کیلئے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (کرشن احمد قادیان)

صدقۃ الفطر و عید فنڈ

الحمدللہ ثم الحمدللہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دفعہ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھایا ہے۔آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی تمام مسلمان مردوں،عورتوں اور بچوں پر فرض ہے۔معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں کم و بیش دو کلو 750 گرام غلہ یا اُس کی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے۔پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔البتہ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادائیگی نہیں کر سکتا وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتا ہے۔قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی قیمت اوسطاً اڑتیس 38 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح اڑتیس روپے مقرر کی گئی ہے۔ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات میں چونکہ غلہ (گندم و چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اُمراء وصدر صاحبان مقامی طور پر اپنے اپنے علاقہ میں دوکلوسات سو پچاس گرام غلہ کی قیمت کے برابر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔

جملہ عہدیداران مال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکز بھجوائیں بقیہ 9/10 حصہ مقامی غرباء مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اس کے آمد وخرچ کا حساب رکھا جائے جو کہ انسپکٹران بیت المال آمد بوقت دورہ چیک کریں گے۔واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی و مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ عید فنڈ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہر کمانے والا احمدی ایک روپیہ ادا کیا کرتا تھا۔اب جبکہ اس ایک روپیہ کی قیمت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اس لئے اب مالی نظام جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ ہے۔اس کے مطابق ہر کمانے والے احمدی گھرانوں میں عید کے روز جس قدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہے اُس کا نصف اس مد عید فنڈ میں ادا کریں۔عید فنڈ چونکہ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تحریک جدید کی دوسری ششماہی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔اس لحاظ سے 30 اپریل کو جاری سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔اور صد فیصد وصولی کے ٹارگیٹ کو پورا کرنے کیلئے اب صرف چھ ماہ ہی باقی بچے ہیں۔امراء وصدر صاحبان،سرکل انچارج صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں ان کے ذون/سرکل کی جماعتوں کے بقایا سابقہ اور وعدہ سال رواں کے بالمقابل 30 اپریل تک ہونے والی وصولی کی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔واضح رہے کہ چندہ کی جلد تر ادائیگی کے نتیجہ میں جہاں سلسلہ کو روزمرہ کے ضروری اخراجات میں سہولت ہوتی ہے وہاں خود چندہ ادا کرنے والے کو بھی نیکی میں سبقت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔اسی لئے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ہر چندہ دہندہ کو اس بات کا مکلف کیا ہے کہ:۔

’’احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑا جائے‘‘۔ (خطاب از مجلس مشاورت فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء)

نیز فرمایا:’’اس تمہید کے بعد تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں‘‘۔

واضح رہے کہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے حضورؓ نے سیکرٹریان مال کو بھی یہ تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

’’چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سیکریٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکریٹری (جو وکیل المال کہلاتا ہے) کے نام بھجواتے رہیں‘‘۔ (کتاب مالی قربانیاں صفحہ ۴۳)

جملہ امراء وصدر صاحبان،سرکل انچارج صاحبان اور سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ مخلصین جماعت سے ان کے وعدہ کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں ابھی سے موثر اور پرزور کوششیں شروع کر دیں تا ان کی جماعت صد فیصد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کر سکے۔وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں،رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

امتحان سروس کمیشن صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ صدران جماعت واُمراء کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال صدر انجمن احمدیہ قادیان نے امتحان سروس کمیشن کیلئے 7 اکتوبر 2012ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔لہٰذا ایسے احمدی نوجوان جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور امتحان سروس کمیشن میں شامل ہونا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اس پتہ پر مورخہ 31 اگست 2012 تک پہنچا دیں۔مطلوبہ کوائف:۔

۱۔امتحان سروس کمیشن درجہ دوئم کم از کم معیار 2+10 یعنی (انٹرمیڈیٹ)

۲۔درجہ اوّل کیلئے B.A یا اس کے مساوی ڈگری سیکنڈ ڈویژن پاس کیا ہونا ضروری ہے۔

۳۔درجہ دوئم کیلئے 2+10 یا انٹرمیڈیٹ کی مارک شیٹ کی تصدیق شدہ کاپی۔

۴۔درجہ اوّل کیلئے B.A یا اس کے مساوی کی مارک شیٹ کی تصدیق شدہ کاپی۔

۵۔Birth Certificate کی تصدیق شدہ کاپی۔

۶۔Health Certificate اصل تصدیق شدہ کاپی۔

پتہ: ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ

محلہ احمدیہ قادیان 143516 فون نمبر 01872-221186

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر شعبہ مخزن التصاویر انڈیا کا قیام فرمایا ہے تا کہ جماعت کی تاریخ کو تصاویر کی شکل میں بھی محفوظ کیا جاسکے۔اس کے لئے ہندوستان کی جماعتوں کے امراء،صدر صاحبان،مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

۱۔خلفاء کرام یا صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تصاویر جو عمومی طور پر منظر عام نہ ہوں وہ شعبہ ہذا کو بھجوائی جائیں۔

۲۔تمام اہم مواقع مثلاً اجتماعات،مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح مشن ہاؤس،سکول،ہسپتال یا کوئی اور جماعتی بلڈنگ کی تصاویر مع مختصر تفصیل شعبہ ہذا کو بھجوائی جائیں۔

۳۔اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو جیسے جماعت احمدیہ ہندوستان کی پارٹیشن سے قبل کی تصاویر وغیرہ بھی بھجوائیں یہ تصاویر سکین کر کے بحفاظت ارسال کر دی جائیں گی۔

۴۔اسیران راہ مولیٰ کی تصاویر مع مختصر حالات بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائیں۔

۵۔اس کے علاوہ جس جماعتی تصویر کے متعلق آپ سمجھیں کہ اس کو مخزن التصاویر کے ریکارڈ کا حصہ بنانا مناسب ہے وہ بھجوائیں بعد استفادہ ایسی تصاویر واپس ارسال کر دی جائیں گی۔(ناظر اعلیٰ قادیان)

رابطہ کے لئے Adress

مخزن التصاویر قادیان،نشر و اشاعت بلڈنگ سول لائن روڈ قادیان،ضلع گورداسپور-143516

email: tasaweerqadian@hotmail.com (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان بابت مخزن تصاویر

شعبہ مخزن التصاویر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ہندوستان کی مذہبی فضا کو دیکھتے ہوئے تصاویر کی ایک نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر لگانے جارہی ہے،جس کی Theme, Sprituality ہے۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس میں ذوق وشوق سے حصہ لیں۔اول،دوم،سوئم آنے والوں کو سند کامیابی سے نوازا جائے گا۔

اس میں حصہ لینے کے لیے جن شرائط کو ملحوظ رکھا جائے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ہندوستان کے تمام احمدی احباب اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔۲۔ہر حصہ لینے والا صرف تین تصاویر ہی جمع کروا سکتا ہے۔۳۔یہ تصاویر آپ ہماری ویب سائیٹ www.makhzan.in/photocontest 2012 کے ذریعہ ہی جمع کروا سکتے ہیں۔۴۔یہ تصاویر 5 Mega Pixel تک کی ہونی چاہیے۔۵۔جمع کرانے کی تاریخ سے صرف دو سال تک پرانی تصاویر ہی آپ بھجوا سکتے ہیں۔۶۔جو تصاویر آپ جمع کروائیں گے اُس کو جمع کراتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ تصاویر صرف اور صرف آپ کے ذریعہ ہی کھینچی گئی،copy right کی اندیکھی نہ کی گئی ہو اسی طرح right of privacy,publicity,intellectual property اور moral rights کا بھی دھیان رکھا جائے۔مزید معلومات کے لئے آپ ہماری ویب سائیٹ www.makhzane.in سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ رابطہ کے لئے نمبر +918968120063 (انچارج مخزن التصاویر قادیان)

E D I T O R
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/56

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 26 July 2012 Issue No : 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir: 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70Canadian Dollar

جلسہ کی خیر و برکت اُس وقت ہمیں ملتی ہے جب ہمارے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں اور یہ عارضی چیز نہ ہو بلکہ مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے

خدا کے فضلوں اور احسانوں کی ایک فہرست بنائیں پھر اللہ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد سے اپنی زبانوں کو تر کرتے چلے جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جولائی 2012 بمقام بیت الاسلام ٹورنٹو۔کینیڈا

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں عموماً جلسوں کے بعد جلسوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کے مضمون کو بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ایک ہفتہ کے وقفہ سے گذشتہ دو ہفتوں میں منعقد ہوئے۔ مجھے جہاں ان جلسوں میں شمولیت کی وجہ سے متعلقہ افراد جماعت کو براہ راست مخاطب کرنے کی توفیق ملتی ہے وہاں احباب جماعت سے ملاقات کا موقع ملتا ہے۔ جماعت کی دینی اخلاقی حالت کا علم ہوتا ہے اور جماعت کی رہنمائی کی آسانی ہوتی ہے پس اس لحاظ سے میرا امریکہ اور کینیڈا کا دورہ مفید رہا۔ میں دعا کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ اس دورہ سے احباب و جماعت کو فائدہ ہو۔ دورے سے غیر مسلم افراد سے بھی ملاقات کا موقع ملتا ہے۔ اس لحاظ سے دونوں جگہ کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہر حال سب سے پہلے میں شکر گزاری کا مضمون بیان کرتا ہوں اور اس کے لئے مجھے اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اُس نے ہمیں سالانہ جلسے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن جیسا کہ امریکہ اور کینیڈا کے جلسوں میں بتا چکا ہوں کہ جلسوں کا اصل مقصد پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ جلسہ کی خیر و برکت اُس وقت ہمیں ملتی ہے جب ہمارے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں اور یہ عارضی چیز نہ ہو بلکہ مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے اور یہ شکر گزاری کا مضمون ہے۔ جب یہ چیز ہوگی تو ایک فضل کے بعد دوسرے فضل ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندے سے وعدہ کرتا ہے کہ لئن شکرتم لأزیدنکم ۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور احسانوں کو اُن لوگوں پر مزید بڑھا دیتا ہے جو اُس کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ اور ایک احمدی مسلمان کیلئے اس سے بڑھ کر کیا شکر گزاری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس شکر کو سمجھنا چاہیئے تا اُس کے انعامات کو حاصل کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں آکر دنیاوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور بعض پر یہ فضل بہت زیادہ ہوا ہے۔ اکثریت کے حالات پہلے سے بہتر ہو رہے ہیں۔ یہ بھی احمدیت کی برکات ہیں وہ لوگ انتہائی ناشکرے ہیں جو احمدیت کی بنیاد پر یہاں آئے اور حالات بہتر ہونے پر جماعت پر اعتراضات کرتے ہیں بہر حال جماعت کو ایسے لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اکثریت جماعت سے جڑی ہوئی ہے۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اُس کی شکر گزاری تبھی ہوگی جب وہ حقیقت میں خدا کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اپنے آپ کو اُس اُسوہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے گا جو ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ آپؐ رات کو سونے سے پہلے دن بھر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کیا کرتے تھے اور اُس کی حمد و ثنا کرتے تھے۔ پھر آپ کی عبادتوں کا یہ حال تھا کہ عبادات کرتے کرتے پاؤں سوج جایا کرتے تھے اور عبد شکور بننے کی کوشش کرتے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی استعدادوں کے مطابق عبد شکور بننے کی کوشش کرے اس شکر گزاری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا شکر گزاری کے کئی طریقے ہیں جس کو ایک احمدی، حقیقی مومن کو تلاش کرنا چاہیئے۔ شکر گزاری کا ایک طریقہ تو زبان سے شکر گزاری ہے۔ پھر اپنے عمل سے شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا انسان کے تمام اعضا خدا تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کر رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کی شکر گزاری کرتا ہے تو اُس کی شکر گزاری بندے پر انعامات و احسانات کا نازل کرنا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری جب انسان کرے تو عاجزی اختیار کرتے ہوئے، اس کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لا کر شکر گزاری کرے۔ اُس کے انعامات و احسانات کا منہ سے اقرار کر کے اپنی زبان کو اس کے ذکر سے پُر کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب لوگ ملاقات میں بتاتے ہیں کہ جلسہ کا بڑا مزہ اور لطف آیا۔ پس یہ امر خدا تعالیٰ کے حضور مزید جھکنے والا بنانے والا ہونا چاہیئے۔ خدا کے فضلوں اور احسانوں کی ایک فہرست بنائیں پھر اللہ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد سے اپنی زبانوں کو تر کرتے چلے جائیں۔ اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا غلط استعمال نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں اگر مالی کشائش عطا فرمائی ہے تو اُس کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ کے فضل سے بہت سے احمدی مالی قربانی کرتے ہیں لیکن صرف مالی قربانی کرنا ہی حقیقی عبد بننے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ خدا کے حضور عبد الرحمن بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی مرد و عورت کو اپنے جائزے لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر خاوند اور ہر زوجہ اپنی اپنی ذمہ داریوں پر نظر ڈالے اور خدا تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرے۔ جس دن ہم نے ہر سطح پر خدا تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھا تو اُس وقت خدا کے فضلوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے خلافت سے اخلاص و وفا کرنے والی جماعت عطا فرمائی ہے اور یہ جماعت اخلاص و وفا کے نمونے قائم کر رہی ہے۔ پس اپنی اولادوں میں بھی خلافت سے اخلاص و وفا کو قائم کرتے چلے جائیں۔ اس اخلاص و وفا کو مزید بڑھائیں۔ ساتھ ہی حضور انور نے اُن لوگوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے مختلف شعبوں میں اپنی ڈیوٹیاں دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ شکر گزاری کی انتہا یہ ہے کہ خلیفہ وقت اور افراد جماعت اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بن کر اُس کی شکر گزاری کا حق ادا کریں۔

احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا میں ایک جگہ مہیا کی ہے مسجد ساتھ ہے۔ پس اس مسجد کو آباد کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ زندہ قومیں اپنی کمزوریوں کی طرف بھی نگاہ ڈالتی ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جلسوں کے دوران آواز کے نظام میں کافی خرابی رہی ہے۔ جس سے پروگرام بھی متاثر ہوا ہے۔ لہٰذا آئندہ اس کمی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت خصوصاً نوجوان لڑکے لڑکیوں کی اطاعت کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر گزاری کی طرف لے جاتی ہے کہ وہی ہے جو دلوں کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے اور زبان میں اثر پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو مزید اخلاص و وفا اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق 5.30 بجے شام شروع ہوتا ہے۔ تمام زونل امراء، مبلغین و معلمین کرام حضور انور کے Live خطبہ جمعہ کو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو سنانے کا باقاعدگی سے اہتمام کریں۔

نظارت اصلاح و ارشاد (مرکزیہ) قادیان